سورہ نمبر
(٦)

سُوْرَةُ الْاَنْعَامِ

مع کنزالایمان وخزائن العرفان

الاسلامی.نیٹ

www.AL ISLAMI.NET

سُورَةُ الْأَنْعَامِ

سُوْرَةُ الْاَنْعَامِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّخَمْسٌ وَّسِتُّوْنَ اٰيَةً وَّعِشْرُوْنَ رُكُوْعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورہ انعام مکی ہے (اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحم والا ف٦) اس میں ١٦٥ آیتیں اور ٢٠ رکوع ہیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ٥

سب خوبیاں اللہ کو جس نے آسمان اور زمین بنائے ف٧ اور اندھیریاں اور روشنی پیدا کی

ثُمَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ① هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ طِيْنٍ

ف٨ اس پر ف٩ کافر لوگ اپنے رب کے برابر ٹھہراتے ہیں ف١٠ وہی ہے جس نے تمہیں ف١١ مٹی سے پیدا کیا

ثُمَّ قَضٰٓى اَجَلًا ؕ وَاَجَلٌ مُّسَمًّى عِنْدَهٗ ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ ② وَهُوَ

پھر ایک میعاد کا حکم رکھا ف١٢ اور ایک مقررہ وعدہ اُسکے یہاں ہے ف١٣ پھر تم لوگ شک کرتے ہو اور وہی

اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَفِي الْاَرْضِ ؕ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ

اللہ ہے آسمانوں اور زمین کا ف١٤ اُسے تمہارا چھپا اور ظاہر سب معلوم ہے اور تمہارے کام

مَا تَكْسِبُوْنَ ③ وَمَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا

جانتا ہے اور اُنکے پاس کوئی بھی نشانی اپنے رب کی نشانیوں سے نہیں آتی مگر اس سے منہ پھیر لیتے ہیں

مُعْرِضِيْنَ ④ فَقَدْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ؕ فَسَوْفَ يَاْتِيْهِمْ

تو بیشک اُنھوں نے حق کو جھٹلایا ف١٥ جب اُنکے پاس آیا تو اب اُنھیں خبر ہوا چاہتی ہے

رکوع ٥ / ٦

منزل ٢

ف٦ سورۂ انعام مکی ہے اسمیں بیس رکوع اور ایکسو پینسٹھ آیتیں تین ہزار ایک سو کلمے اور بارہ ہزار نو سو پینتیس حرف ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ کل سورۃ ایک ہی شب میں بمقام مکہ مکرمہ نازل ہوئی اور اسکے ساتھ ستر ہزار فرشتے آئے جن سے آسمانوں کے کنارے بھر گئے یہ بھی ایک روایت میں ہے کہ وہ فرشتے تسبیح و تقدیس کرتے آئے اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سبحان ربی العظیم فرماتے ہوئے سر بسجود ہو گئے ف٧ حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ نے فرمایا توریت میں سب سے اول یہی آیت ہے اس آیت میں بندوں کو شان استغناء کے ساتھ حمد کی تعلیم فرمائی گئی اور پیدائش آسمان و زمین کا ذکر اس لیے ہے کہ ان میں ناظرین کے لیے بہت عجائب قدرت و غرائب حکمت اور عبرتیں و منافع ہیں ف٨ یعنی ہر ایک اندھیری اور روشنی خواہ وہ اندھیری شب کی ہو یا کفر کی یا جہل کی یا جہنم کی اور روشنی خواہ دن کی ہو یا ایمان و ہدایت و علم و جنت کی ظلمات کو جمع اور نور کو واحد کے صیغہ سے ذکر فرمانے میں اسطرف اشارہ ہے کہ باطل کی راہیں بہت کثیر ہیں اور راہ حق صرف ایک دین اسلام ف٩ یعنی باوجود ایسے دلائل پر مطلع ہونے اور ایسے نشانہائے قدرت دیکھنے کے ف١٠ دوسروں کو حتی کہ پتھروں کو پوجتے ہیں باوجودیکہ اس کے معترف ہیں کہ آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا اللہ ہے۔ ف١١ یعنی تمہاری اصل حضرت آدم کو جنکی نسل سے تم پیدا ہوئے فائدہ اس میں مشرکین کا رد ہے جو کہتے تھے کہ ہم جب گل کر مٹی ہو جائیں گے پھر کیسے زندہ کیے جائیں گے اُنھیں بتایا گیا کہ تمہاری اصل مٹی ہی سے ہے تو پھر دوبارہ پیدا کیے جانے پر کیا تعجب جس قادر نے پہلے پیدا کیا اسکی قدرت سے بعد موت زندہ فرمانے کو بعید جاننا نادانی ہے۔ ف١٢ جس کے پورا ہو جانے پر تم مرجاؤ گے ف١٣ مرنے کے بعد اُٹھانے کا ف١٤ اس کا کوئی شریک نہیں ف١٥ یہاں حق سے یا قرآن مجید کی آیات مراد ہیں یا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے معجزات۔

ف کہ وہ کیسی عظمت والی ہے، اور اُسکی ہنسی بنانیکا انجام کیسا وبال و عذاب ف۶ پچھلی امتوں میں سے ف۷ قوت مال اور دنیا کے کثیر سامان دیکر ف۸ جس سے کھیتیاں شاداب ہوں ف۹ جس سے باغ پرورش پائیں اور دنیا کی زندگانی کیلیے عیش و راحت کے اسباب بہم پہنچے ف۱۰ کہ اُنھوں نے انبیاء کی تکذیب کی اور اُنکا یہ سرو سامان اُنھیں ہلاک سے نہ بچا سکا ف۱۱ اور دوسرے قرن والوں کو اُنکا جانشین کیا مدعا یہ کہ گزری ہوئی اُمتوں کے حال سے عبرت و نصیحت حاصل کرنا چاہیے کہ وہ لوگ باوجود قوت و دولت و کثرت مال و عیال کے کفر و طغیان کیوجہ سے ہلاک کردیے گئے تو چاہیے کہ اُنکے حال سے عبرت حاصل کرکے خواب غفلت سے بیدار ہوں

ف۱۲ شان نزول یہ آیت نضر بن حارث اور عبداللہ بن اُمیہ اور نوفل بن خویلد کے حق میں نازل ہوئی جنھوں نے کہا تھا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ہم ہرگز ایمان نہ لائیں گے جبتک تم ہمارے پاس اللہ کی طرف سے کتاب نہ لاؤ جس کے ساتھ چار فرشتے ہوں وہ گواہی دیں کہ یہ اللہ کی کتاب ہے اور تم اُسکے رسول ہو اسپر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ یہ سب حیلے بہانے ہیں اگر کاغذ پر لکھی ہوئی کتاب اُتار دی جاتی اور وہ اسے اپنے ہاتھوں سے چھو کر اور ٹٹول کر دیکھ بھی لیتے اور یہ کہنے کا موقع بھی نہ ہوتا کہ نظر بندی کردی گئی تھی کتاب اُترتی نظر آئی تھا کچھ بھی نہیں تو بھی یہ بدنصیب ایمان لانیوالے نہ تھے اسکو جادو بتاتے اور جسطرح شق القمر کو جادو بتایا اور اس معجزہ کو دیکھکر ایمان نہ لائے اس طرح اسپر بھی ایمان نہ لاتے کیونکہ جو لوگ عنادًا انکار کرتے ہیں وہ آیات و معجزات سے منتفع نہیں ہوسکتے۔

ف۱۳ مشرکین ف۱۴ یعنی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ف۱۵ اور پھر بھی یہ ایمان نہ لاتے ف۱۶ یعنی عذاب واجب ہو جاتا اور یہ سنت الٰہیہ ہے کہ جب کفار کوئی نشانی طلب کریں اور اسکے بعد بھی ایمان نہ لائیں تو عذاب واجب ہو جاتا ہے اور وہ ہلاک کردیے جاتے ہیں ف۱۷ ایک لمحہ کی بھی اور عذاب مؤخر نہ کیا جاتا تو فرشتہ کا اُتارنا جسکو وہ طلب کرتے ہیں اُنھیں کیا نافع ہوتا ف۱۸ یہ اُن کفار کا جواب ہے جو نبی علیہ السلام کو کہا کرتے تھے یہ ہماری طرح بشر ہیں اور اسی خبط میں وہ ایمان سے محروم رہتے تھے اُنھیں انسانوں میں سے رسول مبعوث فرمانے کی حکمت بتائی جاتی ہے کہ اُنکے منتفع ہونے اور تعلیم نبی سے فیض اُٹھانے کی یہی صورت ہے کہ نبی صورت بشری میں جلوہ گر ہو کیونکہ فرشتہ کو اسکی اصلی صورت میں دیکھنے کی تو یہ لوگ تاب نہ لاسکتے دیکھتے ہی ہیبت سے بیہوش ہو جاتے یا مر جاتے اس لیے اگر بالفرض رسول فرشتہ ہی بنایا جاتا ف۱۹ اور صورت انسانی ہی میں بھیجتے تاکہ یہ لوگ اسکو دیکھ سکیں اُسکا کلام سن سکیں اس سے دین کے احکام معلوم کرسکیں لیکن اگر فرشتہ صورت بشری میں آتا تو اُنھیں پھر وہی کہنے کا موقع رہتا کہ یہ بشر ہے تو فرشتہ کو نبی بنانے کا کیا فائدہ ہوتا ف۲۰ وہ مبتلائے عذاب ہوئے اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلی و تسکین خاطر ہے کہ آپ رنجیدہ و ملول نہ ہوں کفار کا پہلے انبیاء کے ساتھ بھی یہی دستور رہا ہے اور اُسکا وبال اُن کفار کو اُٹھانا پڑا ہے نیز مشرکین کو تنبیہ ہے کہ پچھلی اُمتوں کے حال سے عبرت حاصل کریں اور انبیاء کے ساتھ طریق ادب ملحوظ رکھیں تاکہ پہلوں کی طرح مبتلائے عذاب نہ ہوں ف۲۱ اے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم ان تمسخر کرنیوالوں سے کہ تم ف۲۲ اور اُنھوں نے کفر و تکذیب کا کیا ثمرہ پایا ف۲۳ اگر وہ اسکا جواب نہ دیں تو ف۲۴ کیونکہ اسکے سوا اور کوئی جواب ہی نہیں ہے اور وہ اسکے خلاف نہیں کرسکتے کیونکہ بت جنکو مشرکین پوجتے ہیں وہ بے جان ہیں کسی چیز کے مالک ہونیکی صلاحیت نہیں رکھتے خود دوسرے کے مملوک ہیں آسمان و زمین کا وہی مالک ہوسکتا ہے جو حیّ و قیّوم ازلی و ابدی قادر مطلق ہر شے پر متصرف و حکمراں ہو تمام چیزیں اسکے پیدا کرنے سے وجود میں آئی ہوں ایسا اللہ کے سوا کوئی نہیں اس لیے تمام سماوی و ارضی کائنات کا مالک اُسکے سوا کوئی نہیں ہوسکتا ف۲۵ یعنی اُس نے رحمت کا وعدہ کیا اور اُسکا وعدہ خلاف نہیں ہوسکتا کیونکہ وعدہ خلافی و کذب اُسکے لیے محال ہے اور رحمت عام ہے دینی ہو یا دنیوی اپنی معرفت اور توحید اور علم کی طرف ہدایت فرمانا بھی رحمت میں داخل ہے اور کفار کو مہلت دینا اور عقوبت میں تعجیل نہ فرمانا بھی کہ اُس سے اُنھیں توبہ و رجوع کا موقع ملتا ہے (جمل وغیرہ) ف۲۶ اور اعمال کا بدلہ دیگا۔

أَنۢبَٰٓؤُاْ مَا كَانُواْ بِهِۦ يَسۡتَهۡزِءُونَ ۝٥ أَلَمۡ يَرَوۡاْ كَمۡ أَهۡلَكۡنَا مِن قَبۡلِهِم
اس چیز کی جس پر ہنس رہے تھے ف۵ کیا اُنھوں نے نہ دیکھا کہ ہم نے اُن سے پہلے
مِّن قَرۡنٍ مَّكَّنَّٰهُمۡ فِي ٱلۡأَرۡضِ مَا لَمۡ نُمَكِّن لَّكُمۡ وَأَرۡسَلۡنَا ٱلسَّمَآءَ
ف۶ کتنی سنگتیں کھپا دیں اُنہیں ہم نے زمین میں وہ جماؤ دیا ف۷ جو تم کو نہ دیا اور اُن پر موسلا دھار
عَلَيۡهِم مِّدۡرَارٗا وَجَعَلۡنَا ٱلۡأَنۡهَٰرَ تَجۡرِي مِن تَحۡتِهِمۡ فَأَهۡلَكۡنَٰهُم
پانی بھیجا ف۸ اور اُن کے نیچے نہریں بہائیں ف۹ تو اُنہیں ہم نے اُن کے گناہوں کے سبب
بِذُنُوبِهِمۡ وَأَنشَأۡنَا مِنۢ بَعۡدِهِمۡ قَرۡنًا ءَاخَرِينَ ۝٦ وَلَوۡ نَزَّلۡنَا عَلَيۡكَ
ہلاک کیا ف۱۰ اور اُن کے بعد اور سنگت اُٹھائی ف۱۱ اور اگر ہم تم پر کاغذ میں
كِتَٰبٗا فِي قِرۡطَاسٖ فَلَمَسُوهُ بِأَيۡدِيهِمۡ لَقَالَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوٓاْ إِنۡ
کچھ لکھا ہوا اُتارتے ف۱۲ کہ وہ اسے اپنے ہاتھوں سے چھوتے جب بھی کافر کہتے کہ یہ نہیں
هَٰذَآ إِلَّا سِحۡرٞ مُّبِينٞ ۝٧ وَقَالُواْ لَوۡلَآ أُنزِلَ عَلَيۡهِ مَلَكٞۖ وَلَوۡ
مگر کھلا جادو اور بولے ف۱۳ اُن پر ف۱۴ کوئی فرشتہ کیوں نہ اُتارا گیا اور اگر
أَنزَلۡنَا مَلَكٗا لَّقُضِيَ ٱلۡأَمۡرُ ثُمَّ لَا يُنظَرُونَ ۝٨ وَلَوۡ جَعَلۡنَٰهُ مَلَكٗا
ہم فرشتہ اُتارتے ف۱۵ تو کام تمام ہوگیا ہوتا ف۱۶ پھر اُنہیں مہلت نہ دی جاتی ف۱۷ اور اگر ہم نبی کو فرشتہ کرتے
لَّجَعَلۡنَٰهُ رَجُلٗا وَلَلَبَسۡنَا عَلَيۡهِم مَّا يَلۡبِسُونَ ۝٩ وَلَقَدِ ٱسۡتُهۡزِئَ
ف۱۸ جب بھی اُسے مرد ہی بناتے ف۱۹ اور اُن پر وہی شبہ رکھتے جس میں اب پڑے ہیں اور ضرور اے محبوب تم سے
بِرُسُلٖ مِّن قَبۡلِكَ فَحَاقَ بِٱلَّذِينَ سَخِرُواْ مِنۡهُم مَّا كَانُواْ بِهِۦ
پہلے رسولوں کے ساتھ بھی ٹھٹھا کیا گیا تو وہ جو اُن سے ہنستے تھے اُن کی ہنسی اُنہیں کو لے بیٹھی ف۲۰
يَسۡتَهۡزِءُونَ ۝١٠ قُلۡ سِيرُواْ فِي ٱلۡأَرۡضِ ثُمَّ ٱنظُرُواْ كَيۡفَ كَانَ
تم فرمادو ف۲۱ زمین میں سیر کرو پھر دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا
عَٰقِبَةُ ٱلۡمُكَذِّبِينَ ۝١١ قُل لِّمَن مَّا فِي ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضِۖ قُل
کیسا انجام ہوا ف۲۲ تم فرماؤ کس کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے ف۲۳ تم فرماؤ
لِّلَّهِۚ كَتَبَ عَلَىٰ نَفۡسِهِ ٱلرَّحۡمَةَۚ لَيَجۡمَعَنَّكُمۡ إِلَىٰ يَوۡمِ ٱلۡقِيَٰمَةِ لَا رَيۡبَ
اللہ کا ہے ف۲۴ اُس نے اپنے کرم کے ذمہ پر رحمت لکھ لی ہے ف۲۵ بیشک ضرور تمہیں قیامت کے دن جمع کرے گا ف۲۶ اس میں کچھ شک نہیں

منزل ۲

ع ۱۰

فِيهِ ۚ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿١٢﴾ وَلَهُ مَا سَكَنَ

وہ جنہوں نے اپنی جان نقصان میں ڈالی ف۱ ایمان نہیں لاتے — اور اُسی کا ہے جو بستا ہے

فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿١٣﴾ قُلْ أَغَيْرَ اللَّهِ أَتَّخِذُ

رات اور دن میں ف۲ اور وہی ہے سنتا جانتا ف۳ تم فرماؤ کیا اللہ کے سوا کسی اور کو

وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ ۗ قُلْ إِنِّي

والی بناؤں ف۴ وہ اللہ جس نے آسمان اور زمین پیدا کیے اور وہ کھلاتا ہے اور کھانے سے پاک ہے ف۵ تم فرماؤ

أُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ ۖ وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿١٤﴾

مجھے حکم ہوا ہے کہ سب سے پہلے گردن رکھوں ف۶ اور ہرگز شرک والوں میں سے نہ ہونا

قُلْ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿١٥﴾ مَنْ

تم فرماؤ اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو مجھے بڑے دن ف۷ کے عذاب کا ڈر ہے — اُس دن

يُصْرَفْ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمَهُ ۚ وَذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْمُبِينُ ﴿١٦﴾ وَ

جس سے عذاب پھیر دیا جائے ف۸ ضرور اس پر اللہ کی مہر ہوئی اور یہی کھلی کامیابی ہے — اور

إِنْ يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ ۖ وَإِنْ يَمْسَسْكَ بِخَيْرٍ

اگر تجھے اللہ کوئی برائی ف۹ پہنچائے تو اس کے سوا اسکا کوئی دور کرنیوالا نہیں اور اگر تجھے بھلائی پہنچائے ف۱۰

فَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١٧﴾ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ ۚ وَهُوَ

تو وہ سب کچھ کر سکتا ہے ف۱۱ اور وہی غالب ہے اپنے بندوں پر — اور وہی ہے

الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ ﴿١٨﴾ قُلْ أَيُّ شَيْءٍ أَكْبَرُ شَهَادَةً ۖ قُلِ اللَّهُ ۖ شَهِيدٌ

حکمت والا خبردار — تم فرماؤ سب سے بڑی گواہی کس کی ف۱۲ تم فرماؤ کہ اللہ گواہ ہے

بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ ۚ وَأُوحِيَ إِلَيَّ هَٰذَا الْقُرْآنُ لِأُنذِرَكُمْ بِهِ وَمَنْ بَلَغَ ۚ

مجھ میں اور تم میں ف۱۳ اور میری طرف اس قرآن کی وحی ہوئی ہے کہ میں اس سے تمہیں ڈراؤں ف۱۴ اور جن جن کو پہنچے

أَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُونَ أَنَّ مَعَ اللَّهِ آلِهَةً أُخْرَىٰ ۚ قُلْ لَا أَشْهَدُ ۚ قُلْ إِنَّمَا

ف۱۵ تو کیا تم ف۱۶ یہ گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے ساتھ اور خدا ہیں تم فرماؤ ف۱۷ کہ میں یہ گواہی نہیں دیتا ف۱۸ تم فرماؤ

هُوَ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ وَإِنَّنِي بَرِيءٌ مِمَّا تُشْرِكُونَ ﴿١٩﴾ الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ

کہ وہ تو ایک ہی معبود ہے ف۱۹ اور میں بیزار ہوں اُن سے جنکو تم شریک ٹھہراتے ہو ف۲۰ جن کو ہم نے کتاب دی ف۲۱

منزل ۲

ف۱ کفر اختیار کرکے ف۲ یعنی تمام موجودات اُسی کی ملک ہے اور وہ سب کا خالق مالک رب ہے ف۳ اُس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں ف۴ شانِ نزول جب کفار نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے باپ دادا کے دین کی دعوت دی تو یہ آیت نازل ہوئی ف۵ یعنی خلق سب اُسکی محتاج ہے وہ سب سے بے نیاز ف۶ کیونکہ نبی اپنی اُمت سے دین میں سابق ہوتے ہیں ف۷ یعنی روزِ قیامت ف۸ اور نجات دی جائے ف۹ بیماری یا تنگدستی یا اور کوئی بلا ف۱۰ مثل صحت و دولت وغیرہ کے ف۱۱ قادرِ مطلق ہے ہر شے پر قدرت رکھتا ہے کوئی اُسکی مشیت کے خلاف کچھ نہیں کرسکتا تو کوئی اس کے سوا مستحق عبادت کیسے ہو سکتا ہے یہ ردِ شرک کی دل میں اثر کرنیوالی دلیل ہے ف۱۲ شانِ نزول اہل مکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہنے لگے کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمیں کوئی ایسا معجزہ دکھائیے جو آپکی رسالت کی گواہی دیتا ہو اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ف۱۳ اور اُس سے بڑی اور قابل قبول گواہی اور کس کی ہوسکتی ہے ف۱۴ یعنی اللہ تعالیٰ میری نبوت کی شہادت دیتا ہے اس لیے کہ اُس نے میری طرف اس قرآن کی وحی فرمائی اور یہ ایسا معجزہ ہے کہ تم باوجود فصیح بلیغ صاحب زبان ہونے کے اُس کے مقابلہ سے عاجز رہے تو اس کتاب کا معجزہ نازل ہونا اللہ کی طرف سے میرے رسول ہونے کی شہادت ہے جب یہ قرآن اللہ تعالیٰ کی طرف سے یقینی شہادت ہے اور میری طرف وحی فرمایا گیا تاکہ میں تمہیں ڈراؤں کہ تم حکم الٰہی کی مخالفت نہ کرو ف۱۵ یعنی میرے بعد قیامت تک آنیوالے جنہیں یہ قرآن پاک پہنچے خواہ وہ انسان ہوں یا جن ان سب کو میں حکم الٰہی کی مخالفت سے ڈراؤں حدیث شریف میں ہے کہ جس شخص کو قرآن پاک پہنچا گویا کہ اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور آپ کا کلام مبارک سنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسریٰ اور قیصر وغیرہ سلاطین کو دعوت اسلام کے مکتوب بھیجے (مدارک و خازن) اس کی تفسیر میں ایک قول یہ بھی ہے کہ مَنْ بَلَغَ میں مَنْ مرفوع المحل ہے اور معنی یہ ہیں کہ اس قرآن سے میں تم کو ڈراؤں اور وہ ڈرائیں جنہیں یہ قرآن پہنچے ترمذی کی حدیث میں ہے کہ اللہ تروتازہ کرے اُسکو جس نے ہمارا کلام سنا اور جیسا سنا ویسا پہنچایا بہت سے پہنچائے ہوئے سننے والے سے زیادہ اہل ہوتے ہیں اور ایک روایت میں ہے سننے والے سے زیادہ افقہ ہوتے ہیں اس سے فقہا کی منزلت معلوم ہوتی ہے ف۱۶ اے مشرکین ف۱۷ اے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ف۱۸ جو گواہی تم دیتے ہو اور اللہ کے ساتھ دوسرے معبود ٹھہراتے ہو ف۱۹ اُس کا کوئی شریک نہیں ف۲۰ مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ جو شخص اسلام لائے اسکو چاہیے کہ توحید و رسالت کی شہادت کے ساتھ اسلام کے ہر مخالف عقیدہ و دین سے بیزاری کا اظہار کرے۔ ف۲۱ یعنی علمائے یہود و نصاریٰ جنہوں نے توریت و انجیل پائی۔

يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمُ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ فَهُمْ

اس نبی کو پہچانتے ہیں ف۱ جیسا اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں ف۲ جنہوں نے اپنی جان نقصان میں ڈالی وہ

لَا يُؤْمِنُونَ ۝٢٠ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ

ایمان نہیں لاتے اور اس سے بڑھکر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے ف۳

بِآيَاتِهِ ۗ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ ۝٢١ وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ نَقُولُ

یا اُس کی آیتیں جھٹلائے بیشک ظالم فلاح نہ پائیں گے اور جس دن ہم سب کو اٹھائیں گے پھر

لِلَّذِينَ أَشْرَكُوا أَيْنَ شُرَكَاؤُكُمُ الَّذِينَ كُنْتُمْ تَزْعُمُونَ ۝٢٢ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ

مشرکوں سے فرمائیں گے کہاں ہیں تمہارے وہ شریک جن کا تم دعوٰی کرتے تھے پھر اُن کی کچھ

فِتْنَتُهُمْ إِلَّا أَنْ قَالُوا وَاللَّهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِينَ ۝٢٣ انْظُرْ كَيْفَ

بناوٹ نہ رہی ف۴ مگر یہ کہ بولے ہمیں اپنے رب اللہ کی قسم کہ ہم مشرک نہ تھے دیکھو کیسا

كَذَبُوا عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ ۚ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ۝٢٤ وَمِنْهُمْ مَنْ

جھوٹ باندھا خود اپنے اوپر ف۵ اور گم گئیں اُنسے جو باتیں بناتے تھے اور ان میں کوئی وہ ہے

يَسْتَمِعُ إِلَيْكَ ۖ وَجَعَلْنَا عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَنْ يَفْقَهُوهُ وَفِي آذَانِهِمْ

جو تمہاری طرف کان لگاتا ہے ف۶ اور ہم نے اُنکے دلوں پر غلاف کر دیے ہیں کہ اسے نہ سمجھیں اور اُنکے کان میں

وَقْرًا ۚ وَإِنْ يَرَوْا كُلَّ آيَةٍ لَا يُؤْمِنُوا بِهَا ۚ حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوكَ

ٹینٹ اور اگر ساری نشانیاں دیکھیں تو اُن پر ایمان نہ لائیں گے یہانتک کہ جب تمہارے حضور

يُجَادِلُونَكَ يَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هَٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ۝٢٥

تم سے جھگڑتے حاضر ہوں تو کافر کہیں یہ تو نہیں مگر اگلوں کی داستانیں ف۷

وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْأَوْنَ عَنْهُ ۖ وَإِنْ يُهْلِكُونَ إِلَّا أَنْفُسَهُمْ وَ

اور وہ اُس سے روکتے ف۸ اور اُس سے دور بھاگتے ہیں اور ہلاک نہیں کرتے مگر اپنی جانیں ف۹ اور

مَا يَشْعُرُونَ ۝٢٦ وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ وُقِفُوا عَلَى النَّارِ فَقَالُوا يَا لَيْتَنَا نُرَدُّ

اُنھیں شعور نہیں اور کبھی تم دیکھو جب وہ آگ پر کھڑے کیے جائیں گے تو کہیں گے کاش کسی طرح ہم واپس بھیجے جائیں

وَلَا نُكَذِّبَ بِآيَاتِ رَبِّنَا وَنَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝٢٧ بَلْ بَدَا لَهُمْ مَا

ف۱۰ اور اپنے رب کی آیتیں نہ جھٹلائیں اور مسلمان ہو جائیں بلکہ اُن پر کھل گیا

ع ۱۰ — رکوع

ف۱ آپ کے حلیہ شریف اور آپکے نعت و صفت سے جو ان کتابوں میں مذکور ہے

ف۲ یعنی بغیر کسی شک و شبہہ کے

ف۳ اُسکا شریک ٹھہرائے یا جو بات اُسکی شان کے لائق نہ ہو اُسکی طرف نسبت کرے

ف۴ یعنی کچھ معذرت نہ ملی

ف۵ کہ عمر بھر کے شرک ہی سے مکر گئے

ف۶ ابوسفیان ولید و نضر اور ابوجہل وغیرہ جمع ہو کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاوت قرآن پاک سننے لگے تو نضر سے اس کے ساتھیوں نے کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا کہتے ہیں کہنے لگا میں نہیں جانتا زبان کو حرکت دیتے ہیں اور پہلوں کے قصہ کہتے ہیں جیسے میں تمہیں سنایا کرتا ہوں ابوسفیان نے کہا کہ اُنکی باتیں مجھے حق معلوم ہوتی ہیں ابوجہل نے کہا کہ اسکا اقرار کرنے سے مرجانا بہتر ہے اسپر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی

ف۷ اس سے انکا مطلب کلام پاک کی وحی الٰہی ہونے کا انکار کرنا ہے۔

منزل ۲

ف۸ یعنی مشرکین لوگوں کو قرآن شریف سے یا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور آپ پر ایمان لانے اور آپکا اتباع کرنے سے روکتے ہیں شانِ نزول یہ آیت کفار مکہ کے حق میں نازل ہوئی جو لوگوں کو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے اور آپکی مجلس میں حاضر ہونے اور قرآن کریم سننے سے روکتے تھے اور خود بھی دور رہتے تھے کہ کہیں کلام مبارک اُنکے دل میں اثر نہ کر جائے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ آیت حضور کے چچا ابوطالب کے حق میں نازل ہوئی جو مشرکین کو تو حضور کی ایذا رسانی سے روکتے تھے اور خود ایمان لانے سے بچتے تھے

ف۹ یعنی اسکا ضرر خود انھیں کو پہنچتا ہے

ف۱۰ دنیا میں۔

ف۱ جیسا کہ اوپر اسی رکوع میں مذکور ہو چکا کہ مشرکین سے جب فرمایا جائے گا کہ تمہارے شریک کہاں ہیں تو وہ اپنے کفر کو چھپا جائیں گے اور اللہ کی قسم کھا کر کہیں گے کہ ہم مشرک نہ تھے اس آیت میں بتایا گیا
کہ پھر جب اُنھیں ظاہر ہو جائے گا جو وہ چھپاتے تھے یعنی اُنکا کفر اس طرح ظاہر ہوگا کہ اُنکے اعضاء و جوارح اُنکے کفر و شرک کی گواہیاں دینگے تب وہ دنیا میں واپس جانے کی
تمنا کرینگے ف۲ یعنی کفار جو بعث و آخرت کے منکر ہیں اور اس کا واقعہ یہ تھا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کو قیامت
کے احوال اور آخرت کی زندگانی ایمانداروں اور فرمانبرداروں کے ثواب کافروں اور نافرمانوں پر عذاب کا ذکر فرمایا تو کافر کہنے لگے کہ زندگی تو بس دنیا ہی کی ہے ف۳ یعنی مرنے کے بعد ف۴ کیا تم مرنے کے بعد زندہ نہیں کیے گئے

ف۵ گناہوں کے

ف۶ حدیث شریف میں ہے کہ کافر جب اپنی قبر سے نکلے گا تو اُس کے سامنے نہایت قبیح بھیانک اور بہت بد بودار صورت آئے گی وہ کافر سے کہے گی تو مجھے پہچانتا ہے کافر کہے گا نہیں تو وہ کافر سے کہے گی میں تیرا خبیث عمل ہوں دنیا میں تو مجھ پر سوار رہا تھا آج میں تجھ پر سوار ہوں گا اور تجھے تمام خلق میں رسوا کرونگا پھر وہ اس پر سوار ہو جاتا ہے

ف۷ جسے بقا نہیں جلد گزر جاتی ہے اور نیکیاں اور طاعتیں اگرچہ مومنین سے دنیا ہی میں واقع ہوں لیکن وہ امور آخرت میں سے ہیں

ف۸ اس سے ثابت ہوا کہ اعمال متقین کے سوا دنیا میں جو کچھ ہے سب لہو و لعب ہے

ف۹ شانِ نزول اَخنس بن شریق اور ابو جہل کی باہم ملاقات ہوئی تو اَخنس نے ابو جہل سے کہا اے ابو الحکم (کفار ابو جہل کو ابو الحکم کہتے تھے) یہ تنہائی کی جگہ ہے اور یہاں کوئی ایسا نہیں جو میری تیری بات پر مطلع ہو سکے اب تو مجھے ٹھیک ٹھیک بتا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سچے ہیں یا نہیں ابو جہل نے کہا کہ اللہ کی قسم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بیشک سچے ہیں کبھی کوئی جھوٹا حرف انکی زبان پر نہ آیا مگر بات یہ ہے کہ یہ قصی کی اولاد ہیں اور لِوا۔ سقایت۔ حجابت۔ ندوہ وغیرہ تو سارے اعزاز انھیں حاصل ہی ہیں نبوت بھی اُنھیں میں ہو جائے تو باقی قرشیوں کے لیے اعزاز کیا رہ گیا۔ ترمذی نے حضرت علی مرتضیٰ سے روایت کی کہ ابو جہل نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ہم آپ کی تکذیب نہیں کرتے ہم تو اُس کتاب کی تکذیب کرتے ہیں جو آپ لائے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

ف۱۰ اس میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تسکین خاطر ہے کہ قوم حضور کے صدق کا اعتقاد رکھتی ہے لیکن اُن کی ظاہری تکذیب کا باعث اُن کا حسد و عناد ہے۔

ف۱۱ آیت کے یہ معنٰی بھی ہوتے ہیں کہ اے حبیب اکرم آپ کی تکذیب آیاتِ الٰہیہ کی تکذیب ہے اور تکذیب کرنے والے ظالم

ف۱۲ اور تکذیب کرنے والے ہلاک کیے گئے

ف۱۳ اُس کے حکم کو کوئی پلٹ نہیں سکتا رسولوں کی نصرت اور اُن کے تکذیب کرنے والوں کا ہلاک اُس نے جس وقت مقدر فرمایا ہے ضرور ہوگا۔

ف۱۴ اور آپ جانتے ہیں کہ اُنھیں کفار سے کیسی ایذائیں پہنچیں یہ پیشِ نظر رکھ کر آپ دل مطمئن رکھیں۔

كَانُوا يُخْفُونَ مِنْ قَبْلُ ۖ وَلَوْ رُدُّوا لَعَادُوا لِمَا نُهُوا عَنْهُ وَإِنَّهُمْ
جو پہلے چھپاتے تھے ف۱ اور اگر واپس بھیجے جائیں تو پھر وہی کریں جس سے منع کیے گئے تھے اور بیشک
لَكَاذِبُونَ ﴿٢٨﴾ وَقَالُوا إِنْ هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوثِينَ ﴿٢٩﴾
وہ ضرور جھوٹے ہیں اور بولے ف۲ وہ تو یہی ہماری دنیا کی زندگی ہے اور ہمیں اٹھنا نہیں ف۳
وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ وُقِفُوا عَلَىٰ رَبِّهِمْ ۚ قَالَ أَلَيْسَ هَٰذَا بِالْحَقِّ ۚ قَالُوا
اور کبھی تم دیکھو جب اپنے رب کے حضور کھڑے کیے جائینگے فرمائے گا کیا یہ حق نہیں ف۴ کہیں گے
بَلَىٰ وَرَبِّنَا ۚ قَالَ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ﴿٣٠﴾ قَدْ
کیوں نہیں ہمیں اپنے رب کی قسم فرمائے گا تو اب عذاب چکھو بدلا اپنے کفر کا بیشک
خَسِرَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِلِقَاءِ اللَّهِ ۖ حَتَّىٰ إِذَا جَاءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً
ہار میں رہے وہ جنہوں نے اپنے رب سے ملنے کا انکار کیا یہانتک کہ جب اُن پر قیامت اچانک آگئی
قَالُوا يَا حَسْرَتَنَا عَلَىٰ مَا فَرَّطْنَا فِيهَا وَهُمْ يَحْمِلُونَ أَوْزَارَهُمْ عَلَىٰ
بولے ہائے افسوس ہمارا اس پر کہ اس کے ماننے میں ہم نے تقصیر کی اور وہ اپنے ف۵ بوجھ اپنی پیٹھ پر لادے
ظُهُورِهِمْ ۚ أَلَا سَاءَ مَا يَزِرُونَ ﴿٣١﴾ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا لَعِبٌ وَلَهْوٌ ۖ
ہوئے ہیں ارے کتنا برا بوجھ اٹھائے ہوئے ہیں ف۶ اور دنیا کی زندگی نہیں مگر کھیل کود ف۷ اور بیشک
وَلَلدَّارُ الْآخِرَةُ خَيْرٌ لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ ۗ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿٣٢﴾ قَدْ
پچھلا گھر بھلا اُن کے لیے جو ڈرتے ہیں ف۸ تو کیا تمہیں سمجھ نہیں ہمیں
نَعْلَمُ إِنَّهُ لَيَحْزُنُكَ الَّذِي يَقُولُونَ ۖ فَإِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُونَكَ وَلَٰكِنَّ
معلوم ہے کہ تمہیں رنج دیتی ہے وہ بات جو یہ کہہ رہے ہیں ف۹ تو وہ تمہیں نہیں جھٹلاتے ف۱۰ بلکہ
الظَّالِمِينَ بِآيَاتِ اللَّهِ يَجْحَدُونَ ﴿٣٣﴾ وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِنْ
ظالم اللہ کی آیتوں سے انکار کرتے ہیں ف۱۱ اور تم سے پہلے رسول جھٹلائے گئے
قَبْلِكَ فَصَبَرُوا عَلَىٰ مَا كُذِّبُوا وَأُوذُوا حَتَّىٰ أَتَاهُمْ نَصْرُنَا ۚ وَلَا
تو انہوں نے صبر کیا اس جھٹلانے اور ایذائیں پانے پر یہانتک کہ اُنھیں ہماری مدد آئی ف۱۲ اور
مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ ۚ وَلَقَدْ جَاءَكَ مِنْ نَبَإِ الْمُرْسَلِينَ ﴿٣٤﴾ وَ
اللہ کی باتیں بدلنے والا کوئی نہیں ف۱۳ اور تمہارے پاس رسولوں کی خبریں آہی چکی ہیں ف۱۴ اور

ع ۱۰ ۳ ۹

منزل ۲

النصف

إِن كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ إِعْرَاضُهُمْ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَن تَبْتَغِيَ

اور اگر ان کا منہ پھیرنا تم پر شاق گزرا ہے ف۱ تو اگر تم سے ہو سکے تو زمین میں

نَفَقًا فِي الْأَرْضِ أَوْ سُلَّمًا فِي السَّمَاءِ فَتَأْتِيَهُم بِآيَةٍ ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ

کوئی سرنگ تلاش کر لو یا آسمان میں زینہ پھر ان کے لیے نشانی لے آؤ ف۲ اور اللہ چاہتا

لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدَىٰ ۚ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْجَاهِلِينَ ﴿٣٥﴾ إِنَّمَا يَسْتَجِيبُ

تو انہیں ہدایت پر اکٹھا کر دیتا تو اے سننے والے تو ہرگز نادان نہ بن مانتے تو وہی ہیں

الَّذِينَ يَسْمَعُونَ ۘ وَالْمَوْتَىٰ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ ثُمَّ إِلَيْهِ يُرْجَعُونَ ﴿٣٦﴾ وَ

جو سنتے ہیں ف۳ اور ان مردہ دلوں ف۴ کو اللہ اٹھائے گا ف۵ پھر اس کی طرف ہانکے جائیں گے ف۶ اور

قَالُوا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِّن رَّبِّهِ ۚ قُلْ إِنَّ اللَّهَ قَادِرٌ عَلَىٰ

بولے ف۷ ان پر کوئی نشانی کیوں نہ اتری ان کے رب کی طرف سے ف۸ تم فرماؤ کہ اللہ قادر ہے کہ کوئی

أَن يُنَزِّلَ آيَةً وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٣٧﴾ وَمَا مِن دَابَّةٍ فِي

نشانی اتارے لیکن ان میں بہت نرے جاہل ہیں ف۹ اور نہیں کوئی

الْأَرْضِ وَلَا طَائِرٍ يَطِيرُ بِجَنَاحَيْهِ إِلَّا أُمَمٌ أَمْثَالُكُم ۚ مَّا فَرَّطْنَا

زمین میں چلنے والا اور نہ کوئی پرند کہ اپنے پروں پر اڑتا ہے مگر تم جیسی امتیں ف۱۰ ہم نے اس

فِي الْكِتَابِ مِن شَيْءٍ ۚ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يُحْشَرُونَ ﴿٣٨﴾ وَالَّذِينَ كَذَّبُوا

کتاب میں کچھ اٹھا نہ رکھا ف۱۱ پھر اپنے رب کی طرف اٹھائے جائیں گے ف۱۲ اور جنہوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں

بِآيَاتِنَا صُمٌّ وَبُكْمٌ فِي الظُّلُمَاتِ ۗ مَن يَشَإِ اللَّهُ يُضْلِلْهُ وَمَن

بہرے اور گونگے ہیں ف۱۳ اندھیروں میں ف۱۴ اللہ جسے چاہے گمراہ کرے اور جسے

يَشَأْ يَجْعَلْهُ عَلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿٣٩﴾ قُلْ أَرَأَيْتَكُمْ إِنْ أَتَاكُمْ

چاہے سیدھے راستہ ڈال دے ف۱۵ تم فرماؤ بھلا بتاؤ تو اگر تم پر

عَذَابُ اللَّهِ أَوْ أَتَتْكُمُ السَّاعَةُ أَغَيْرَ اللَّهِ تَدْعُونَ إِن كُنتُمْ

اللہ کا عذاب آئے یا قیامت قائم ہو کیا اللہ کے سوا کسی اور کو پکارو گے ف۱۶ اگر

صَادِقِينَ ﴿٤٠﴾ بَلْ إِيَّاهُ تَدْعُونَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُونَ إِلَيْهِ إِنْ شَاءَ

سچے ہو ف۱۷ بلکہ اسی کو پکارو گے تو وہ اگر چاہے ف۱۸ جس پر اسے پکارتے ہو اسے اٹھالے

ف۱ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت خواہش تھی کہ سب لوگ اسلام لے آئیں جو اسلام سے محروم رہتے ان کی محرومی آپ پر بہت شاق رہتی

ف۲ مقصود ان کے ایمان کی طرف سے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی امید منقطع کرنا ہے تاکہ آپ کو ان کے اعراض کرنے اور ایمان نہ لانے سے رنج و تکلیف نہ ہو۔

ف۳ دل لگا کر سمجھنے کیلئے وہی پند پذیر ہوتے ہیں اور دین حق کی دعوت قبول کرتے ہیں

ف۴ یعنی کفار۔

ف۵ روز قیامت۔

ف۶ اور اپنے اعمال کی جزا پائیں گے۔

ف۷ کفار مکہ۔

ف۸ کفار کی گمراہی اور ان کی سرکشی اس حد تک پہنچ گئی کہ وہ کثیر آیات و معجزات جو انہوں نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشاہدہ کیے تھے ان پر قناعت نہ کی اور سب سے مکر گئے اور ایسی آیت طلب کرنے لگے جس کے ساتھ عذاب الٰہی ہو جیسا کہ انہوں نے کہا تھا اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ یارب اگر یہ حق ہے تیرے پاس سے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا (تفسیر ابو السعود)

ف۹ نہیں جانتے کہ اس کا نزول ان کے لیے بلا ہے کہ انکار کرتے ہی ہلاک کر دیئے جائیں گے

ف۱۰ یعنی تمام جاندار خواہ وہ بہائم ہوں یا درندے یا پرند تمہاری مثل امتیں ہیں یہ مماثلت جمیع وجوہ سے تو ہے نہیں بعض سے ہے ان وجوہ کے بیان میں بعض مفسرین نے فرمایا کہ یہ حیوانات تمہاری طرح اللہ کو پہچانتے واحد جانتے اس کی تسبیح پڑھتے عبادت کرتے ہیں بعض کا قول ہے کہ وہ مخلوق ہونے میں تمہاری مثل ہیں بعض نے کہا کہ وہ انسان کی طرح باہمی الفت رکھتے اور ایک دوسرے سے تفہیم و تفہم کرتے ہیں بعض کا قول ہے کہ روزی طلب کرنے ہلاکت سے بچنے نر مادہ کی امتیاز رکھنے میں تمہاری مثل ہیں بعض نے کہا کہ پیدا ہونے مرنے، مرنے کے بعد حساب کے لیے اٹھنے میں تمہاری مثل ہیں

ف۱۱ یعنی جملہ علوم اور تمام مَا كَانَ وَمَا يَكُوْنُ کا اس میں بیان ہے اور جمیع اشیاء کا علم اس میں ہے اس کتاب سے یا قرآن کریم مراد ہے یا لوح محفوظ (جمل وغیرہ)

ف۱۲ اور تمام دواب و طیور کا حساب ہوگا اس کے بعد وہ خاک کر دیئے جائیں گے

ف۱۳ کہ حق ماننا اور حق بولنا انہیں میسر نہیں

ف۱۴ جہل اور حیرت اور کفر کے

ف۱۵ اسلام کی توفیق عطا فرمائے

ف۱۶ اور جن کو دنیا میں معبود مانتے تھے ان سے حاجت روائی چاہو گے

ف۱۷ اپنے اس دعوی میں کہ معاذ اللہ بت معبود ہیں تو اس وقت انہیں پکارو مگر ایسا نہ کرو گے

ف۱۸ تو اس مصیبت کو۔

وقف غفران — وقف منزل — منزل ۲

وَتَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُوْنَ ﴿٤١﴾ ع وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ ع ۱۱ ۱۰
اور شریکوں کو بھول جاؤ گے ف۱ اور بیشک ہم نے تم سے پہلی اُمتوں کی طرف رسول بھیجے تو اُنھیں
فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ ﴿٤٢﴾ فَلَوْلَآ اِذْ
سختی اور تکلیف سے پکڑا ف۲ کہ وہ کسی طرح گڑ گڑائیں ف۳ تو کیوں نہ ہوا کہ
جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ
جب ان پر ہمارا عذاب آیا تو گڑگڑائے ہوتے لیکن اُنکے تو دل سخت ہو گئے ف۴ اور شیطان نے اُن کے
الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٤٣﴾ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ
کام اُنکی نگاہ میں بھلے کر دکھائے پھر جب اُنھوں نے بھلا دیا جو نصیحتیں اُنکو کی گئیں تھیں ف۵
اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ ۭ حَتّٰٓى اِذَا فَرِحُوْا بِمَآ اُوْتُوْٓا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا
ہم نے اُن پر ہر چیز کے دروازے کھول دیے ف۶ یہاں تک کہ جب خوش ہوئے اس پر جو اُنھیں ملا ف۷ تو ہم نے اچانک اُنھیں پکڑ لیا
هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ﴿٤٤﴾ فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۭ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ
ف۸ اب وہ آس ٹوٹے رہ گئے ۱ تو جڑ کاٹ دی گئی ظالموں کی ف۹ اور سب خوبیوں سراہا اللہ
رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٤٥﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَاَبْصَارَكُمْ
رب سارے جہان کا ف۱۰ تم فرماؤ بھلا بتاؤ تو اگر اللہ تمہارے کان آنکھ لے لے
وَخَتَمَ عَلٰي قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِهٖ ۭ اُنْظُرْ كَيْفَ
اور تمہارے دلوں پر مہر کر دے ف۱۱ تو اللہ کے سوا کون خدا ہے کہ تمہیں یہ چیزیں لادے ف۱۲ دیکھو ہم کس کس
نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ ﴿٤٦﴾ قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ
رنگ سے آیتیں بیان کرتے ہیں پھر وہ منہ پھیر لیتے ہیں تم فرماؤ بھلا بتاؤ تو اگر تم پر
عَذَابُ اللّٰهِ بَغْتَةً اَوْ جَهْرَةً هَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٤٧﴾
اللہ کا عذاب آئے اچانک ف۱۳ یا کھلم کھلا ف۱۴ تو کون تباہ ہوگا سوا ظالموں کے ف۱۵
وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۚ فَمَنْ اٰمَنَ
اور ہم نہیں بھیجتے رسولوں کو مگر خوشی اور ڈر سناتے ف۱۶ تو جو ایمان لائے
وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٤٨﴾ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا
اور سنورے ف۱۷ اُن کو نہ کچھ اندیشہ نہ کچھ غم اور جنھوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں

ف۱ جنھیں اپنے اعتقاد باطل میں معبود جانتے تھے اور اُنکی طرف التفات بھی نہ کرو گے کیونکہ تمہیں معلوم ہے کہ وہ تمہارے کام نہیں آ سکتے
ف۲ فقر و افلاس اور بیماری وغیرہ میں مبتلا کیا
ف۳ اللہ کی طرف رجوع کریں اپنے گناہوں سے باز آئیں
ف۴ وہ بارگاہ الٰہی میں عاجزی کرنیکے بجائے کفر و تکذیب پر مصر رہے
ف۵ اور وہ کسی طرح پند پذیر نہ ہوئے نہ پیش آئی ہوئی مصیبتوں سے نہ انبیاء کی نصیحتوں سے
ف۶ صحت و سلامت اور وسعت رزق و عیش وغیرہ کے
ف۷ اور اپنے آپکو اُسکا مستحق سمجھے اور قارون کی طرح تکبر کرنے لگے
ف۸ اور مبتلائے عذاب کیا
ف۹ اور سب کے سب ہلاک کر دیئے گئے کوئی باقی نہ چھوڑا گیا۔

منزل ۲

ف۱۰ اس سے معلوم ہوا کہ گمراہوں بے دینوں ظالموں کی ہلاکت اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے اسپر شکر کرنا چاہیے۔
ف۱۱ اور علم و معرفت کا تمام نظام درہم برہم ہو جائے
ف۱۲ اسکا جواب یہی ہے کہ کوئی نہیں تو اب توحید پر قوی دلیل قائم ہو گئی کہ جب اللہ کے سوا کوئی اتنی قدرت و اختیار والا نہیں تو عبادت کا مستحق صرف وہی ہے اور شرک بدترین ظلم و جرم ہے
ف۱۳ جسکے آثار و علامات پہلے سے معلوم نہ ہوں
ف۱۴ آنکھوں دیکھتے
ف۱۵ یعنی کافروں کے کہ اُنھوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور یہ ہلاکت اُنکے حق میں عذاب ہے
ف۱۶ ایمانداروں کو جنت و ثواب کی بشارتیں دیتے اور کافروں کو جہنم و عذاب سے ڈراتے
ف۱۷ نیک عمل کرے۔

ع۱ ٹوٹے۔ نا اُمید

بِاٰيٰتِنَا يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۴۹﴾ قُلْ لَّآ اَقُوْلُ

اُنھیں عذاب پہنچے گا بدلا اُن کی بے حکمی کا تم فرما دو میں تم سے نہیں کہتا

لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ

میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ یہ کہوں کہ میں آپ غیب جان لیتا ہوں اور نہ تم سے یہ کہوں کہ میں

مَلَكٌ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ ؕ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى

فرشتہ ہوں ف۱ میں تو اُسی کا تابع ہوں جو مجھے وحی آتی ہے ف۲ تم فرماؤ کیا برابر ہو جائیں گے اندھے

وَالْبَصِيْرُ ؕ اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۵۰﴾ ع وَاَنْذِرْ بِهِ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْ

اور انکھیارے ف۳ تو کیا تم غور نہیں کرتے اور اس قرآن سے انھیں ڈراؤ جنھیں خوف ہو کہ اپنے

يُّحْشَرُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ لَيْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ

رب کی طرف یوں اُٹھائے جائیں کہ اللہ کے سوا نہ اُن کا کوئی حمایتی ہو نہ کوئی سفارشی اس اُمید پر

لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۵۱﴾ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ

کہ وہ پرہیزگار ہو جائیں اور دور نہ کرو اُنھیں جو اپنے رب کو پکارتے ہیں صبح

وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ؕ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّ

اور شام اُس کی رضا چاہتے ف۴ تم پر اُن کے حساب سے کچھ نہیں اور

مَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ

اُن پر تمہارے حساب سے کچھ نہیں ف۵ پھر اُنھیں تم دور کرو تو یہ کام انصاف سے

الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۲﴾ وَكَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِّيَقُوْلُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ

بعید ہے اور یونہی ہم نے اُنھیں ایک کو دوسرے کیلئے فتنہ بنایا کہ مالدار کافر محتاج مسلمانوں کو

مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْ بَيْنِنَا ؕ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ ﴿۵۳﴾

دیکھکر ف۶ کہیں کیا یہ ہیں جن پر اللہ نے احسان کیا ہم میں سے ف۷ کیا اللہ خوب نہیں جانتا حق ماننے والوں کو

وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ

اور جب تمہارے حضور وہ حاضر ہوں جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں تو اُن سے فرماؤ تم پر سلام تمہارے

كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۙ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًا

رب نے اپنے ذمہ کرم پر رحمت لازم کرلی ہے ف۸ کہ تم میں جو کوئی نادانی سے کچھ برائی

ف کفار کا طریقہ تھا کہ وہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے طرح طرح کے سوال کیا کرتے تھے کبھی کہتے کہ آپ رسول ہیں تو ہمیں بہت سی دولت اور مال دیجیے کہ ہم کبھی محتاج نہ ہوں ہمارے لیے پہاڑوں کو سونا کر دیجیے کبھی کہتے کہ گزشتہ اور آئندہ کی خبریں سنائیے اور ہمیں ہمارے مستقبل کی خبر دیجیے کیا کیا پیش آئے گا تاکہ ہم منافع حاصل کرلیں اور نقصانوں سے بچنے کے پہلے سے انتظام کرلیں کبھی کہتے ہمیں قیامت کا وقت بتائیے کب آئے گی کبھی کہتے کہ آپ کیسے رسول ہیں جو کھاتے پیتے بھی ہیں نکاح بھی کرتے ہیں اُنکی ان تمام باتوں کا اس آیت میں جواب دیا گیا کہ یہ کلام نہایت بے محل اور جاہلانہ ہے کیونکہ جو شخص کسی امر کا مدعی ہو اس سے وہی باتیں دریافت کیجا سکتی ہیں جو اُس کے دعوی سے تعلق رکھتی ہوں غیر متعلق باتوں کا دریافت کرنا اور انکو اس دعوی کے خلاف حجت بنانا انتہا درجہ کا جہل ہے اس لیے ارشاد ہوا کہ آپ فرما دیجیے کہ میرا دعوی یہ تو نہیں کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں جو تم مجھ سے مال و دولت کا سوال کرو اور میں اس کی طرف التفات نہ کروں تو رسالت سے منکر ہو جاؤ نہ میرا دعوی ذاتی غیب دانی کا ہے کہ اگر میں تمہیں گزشتہ یا آئندہ کی خبریں نہ بتاؤں تو میری نبوت ماننے میں عذر کر سکو نہ میں نے فرشتہ ہونے کا دعوی کیا ہے کہ کھانا پینا نکاح کرنا قابل اعتراض ہو تو جن چیزوں کا دعوی ہی نہیں کیا انکا سوال بے محل ہے اور اس کی اجابت مجھ پر لازم نہیں میرا دعوی نبوت و رسالت کا ہے اور جب اس پر زبردست دلیلیں اور قوی برہانیں قائم ہو چکیں تو غیر متعلق باتیں پیش کرنا کیا معنی رکھتا ہے۔

ع ۵ ۹ ۱۱

فائدہ اس سے صاف واضح ہو گیا کہ اس آیت کریمہ کو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے غیب پر مطلع کیے جانے کی نفی کے لیے سند بنانا ایسا ہی بے محل ہے جیسا کفار کا ان سوالات کو انکار نبوت کی دستاویز بنانا بے محل تھا علاوہ بریں اس آیت سے حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے علم عطائی کی نفی کسی طرح مراد ہی نہیں ہو سکتی کیونکہ اس صورت میں تعارض بین الآیات کا قائل ہونا پڑے گا وہ باطل۔ مفسرین کا یہ بھی قول ہے کہ حضور کا لَآ اَقُوْلُ لَكُمْ الآیۃ فرمانا بطریق تواضع ہے۔

(خازن و مدارک و جمل وغیرہ)

منزل ۲

ف۲ اور یہی نبی کا کام ہے تو میں تمہیں وہی دوں گا جس کا مجھے اذن ہو گا وہی بتاؤں گا جس کی اجازت ہو گی وہی کروں گا جس کا مجھے حکم ملا ہو۔

ف۳ مومن و کافر عالم و جاہل۔

ف۴ شان نزول کفار کی ایک جماعت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی تو اُنھوں نے دیکھا کہ حضور کے گرد غریب صحابہ کی ایک جماعت حاضر ہے جو ادنی درجہ کے لباس پہنے ہوئے ہیں یہ دیکھکر وہ کہنے لگے کہ ہمیں ان لوگوں کے پاس بیٹھتے شرم آتی ہے اگر آپ انھیں اپنی مجلس سے نکال دیں تو ہم آپ پر ایمان لے آئیں اور آپ کی خدمت میں حاضر رہیں حضور نے اس کو منظور نہ فرمایا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۵ سب کا حساب اللہ پر ہے وہی تمام خلق کو روزی دینے والا ہے اس کے سوا کسی کے ذمہ کسی کا حساب نہیں حاصل معنی یہ کہ وہ ضعیف فقرا جنکا اوپر ذکر ہوا آپ کے دربار میں قرب پانے کے مستحق ہیں اُنھیں دور نہ کرنا ہی بجا ہے ف۶ بطریق حسد کہ اُنھیں ایمان و ہدایت نصیب کی باوجودیکہ وہ لوگ فقیر غریب ہیں اور ہم رئیس سردار ہیں اس سے اُنکا مطلب اللہ تعالی پر اعتراض کرنا ہے کہ غربا امراء پر سبقت کا حق نہیں رکھتے تو اگر وہ حق ہوتا جس پر یہ غربا ہیں تو وہ ہم پر سابق نہ ہوتے ف۷ اور اپنے فضل و کرم سے وعدہ فرمایا۔

بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٥٤﴾ وَ

کر بیٹھے پھر اُس کے بعد توبہ کرے اور سنور جائے تو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور

كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿٥٥﴾

اسی طرح ہم آیتوں کو مفصل بیان فرماتے ہیں ف۱ اور اسلیے کہ مجرموں کا راستہ ظاہر ہو جائے ف۲

قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ

ف۳ تم فرماؤ مجھے منع کیا گیا ہے کہ اُنہیں پوجوں جن کو تم اللہ کے سوا پوجتے ہو ف۴

قُلْ لَّاۤ اَتَّبِعُ اَهْوَآءَكُمْ ۙ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَاۤ اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ﴿٥٦﴾

تم فرماؤ میں تمہاری خواہش پر نہیں چلتا ف۵ یوں ہو تو میں بہک جاؤں اور راہ پر نہ رہوں

قُلْ اِنِّيْ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَكَذَّبْتُمْ بِهٖ ؕ مَا عِنْدِيْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ

تم فرماؤ میں تو اپنے رب کیطرف کے روشن دلیل پر ہوں ف۶ اور تم اُسے جھٹلاتے ہو میرے پاس نہیں جسکی تم جلدی مچا رہے ہو ف۷

بِهٖ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ يَقُصُّ الْحَقَّ وَهُوَ خَيْرُ الْفٰصِلِيْنَ ﴿٥٧﴾ قُلْ لَّوْ

حکم نہیں مگر اللہ کا وہ حق فرماتا ہے اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا تم فرماؤ

اَنَّ عِنْدِيْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ لَقُضِيَ الْاَمْرُ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ

اگر میرے پاس ہوتی وہ چیز جسکی تم جلدی کر رہے ہو تو مجھ میں تم میں کام ختم ہو چکا ہوتا ف۸ اور اللہ

اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿٥٨﴾ وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَاۤ اِلَّا هُوَ ؕ وَيَعْلَمُ

خوب جانتا ہے ستمگاروں کو اور اسی کے پاس ہیں کنجیاں غیب کی اُنہیں وہی جانتا ہے ف۹ اور جانتا ہے

مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ

جو کچھ خشکی اور تری میں ہے اور جو پتا گرتا ہے وہ اُسے جانتا ہے اور کوئی دانہ نہیں

فِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿٥٩﴾

زمین کی اندھیریوں میں اور نہ کوئی تر اور نہ خشک جو ایک روشن کتاب میں لکھا نہ ہو ف۱۰

وَهُوَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ بِالَّيْلِ وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ ثُمَّ

اور وہی ہے جو رات کو تمہاری روحیں قبض کرتا ہے ف۱۱ اور جانتا ہے جو کچھ دن میں کماؤ پھر

يَبْعَثُكُمْ فِيْهِ لِيُقْضٰۤى اَجَلٌ مُّسَمًّى ۚ ثُمَّ اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ يُنَبِّئُكُمْ

تمہیں دن میں اُٹھاتا ہے کہ ٹھہرائی ہوئی میعاد پوری ہو ف۱۲ پھر اُسی کی طرف تمہیں پھرنا ہے ف۱۳ پھر وہ بتا دے گا

ع ٦ ⑤ ١٢

ف۱ تاکہ حق ظاہر ہو اور اس پر عمل کیا جائے
ف۲ تاکہ اس سے اجتناب کیا جائے
ف۳ کیونکہ یہ عقل و نقل دونوں کے خلاف ہے
ف۴ یعنی تمہارا طریقہ اتباع نفس و خواہش ہوا ہے نہ کہ اتباع دلیل اس لیے اختیار کرنے کے قابل نہیں۔
ف۵ اور مجھے اس کی معرفت حاصل ہے میں جانتا ہوں کہ اس کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں روشن دلیل قرآن شریف اور معجزات اور توحید کے براہین واضحہ سب کو شامل ہے
ف۶ کفار استہزاءً حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کرتے تھے کہ ہم پر جلدی عذاب نازل کرائیے اس آیت میں اُنہیں جواب دیا گیا اور ظاہر کر دیا گیا کہ حضور سے یہ سوال کرنا نہایت بیجا ہے۔
ف۷ یعنی عذاب
ف۸ میں تمہیں ایک ساعت کی مہلت نہ دیتا اور تمہیں رب کا مخالف دیکھکر بے درنگ ہلاک کر ڈالتا لیکن اللہ تعالیٰ حلیم ہے عقوبت میں جلدی نہیں فرماتا۔
ف۹ تو جسے وہ چاہے وہی غیب پر مطلع ہو سکتا ہے بغیر اس کے بتائے کوئی غیب نہیں جان سکتا (واحدی)

منزل ٢

ف۱۰ کتاب مبین سے لوح محفوظ مراد ہے اللہ تعالیٰ نے ماکان ومایکون کے علوم اس میں مکتوب فرمائے
ف۱۱ تو تم پر نیند مسلط ہوتی ہے اور تمہارے تصرفات اپنے حال پر باقی نہیں رہتے
ف۱۲ اور عمر اپنی انتہا کو پہونچے
ف۱۳ آخرت میں اس آیت میں بعث بعد الموت یعنی مرنے کے بعد زندہ ہونے پر دلیل ذکر فرمائی گئی جسطرح روزمرہ سونے کے وقت ایک طرح کی موت تم پر وارد کی جاتی ہے جس سے تمہارے حواس معطل ہو جاتے ہیں اور چلنا پھرنا پکڑنا اور بیداری کے افعال سب معطل ہوتے ہیں اس کے بعد پھر بیداری کے وقت اللہ تعالیٰ تمام قویٰ کو انکے تصرفات عطا فرماتا ہے یہ دلیل بین ہے اس بات کی کہ وہ زندگانی کے تصرفات بعد موت عطا کرنے پر اسی طرح قادر ہے۔

ف۱ فرشتے جنکو کراماً کاتبین کہتے ہیں وہ بنی آدم کی نیکی اور بدی لکھتے رہتے ہیں ہر آدمی کے ساتھ دو فرشتے رہیں ایک داہنے ایک بائیں نیکیاں داہنی طرف کا فرشتہ لکھتا ہے اور بدیاں بائیں طرف کا بندوں کو چاہیے ہوشیار رہیں اور بدیوں اور گناہوں سے بچیں کیونکہ ہر ایک عمل لکھا جاتا ہے

بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٦٠﴾ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ
جو کچھ تم کرتے تھے اور وہی غالب ہے اپنے بندوں پر اور تم پر

حَفَظَةً حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ
نگہبان بھیجتا ہے ف۱ یہاں تک کہ جب تم میں کسی کو موت آتی ہے ہمارے فرشتے اسکی روح قبض کرتے ہیں ف۲ اور وہ

لَا يُفَرِّطُونَ ﴿٦١﴾ ثُمَّ رُدُّوا إِلَى اللَّهِ مَوْلَاهُمُ الْحَقِّ أَلَا لَهُ الْحُكْمُ
قصور نہیں کرتے ف۳ پھر پھیرے جاتے ہیں اپنے سچے مولیٰ اللہ کی طرف سنتا ہے اسی کا حکم ہے ف۴

وَهُوَ أَسْرَعُ الْحَاسِبِينَ ﴿٦٢﴾ قُلْ مَنْ يُنَجِّيكُمْ مِنْ ظُلُمَاتِ الْبَرِّ
اور وہ سب سے جلد حساب کرنے والا ف۵ تم فرماؤ وہ کون ہے جو تمہیں نجات دیتا ہے جنگل

وَالْبَحْرِ تَدْعُونَهُ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً لَئِنْ أَنْجَانَا مِنْ هَٰذِهِ
اور دریا کی آفتوں سے جسے پکارتے ہو گڑگڑا کر اور آہستہ کہ اگر وہ ہمیں اس سے بچا دے

لَنَكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ ﴿٦٣﴾ قُلِ اللَّهُ يُنَجِّيكُمْ مِنْهَا وَمِنْ كُلِّ
تو ہم ضرور احسان مانیں گے ف۶ تم فرماؤ اللہ تمہیں نجات دیتا ہے اس سے اور ہر

كَرْبٍ ثُمَّ أَنْتُمْ تُشْرِكُونَ ﴿٦٤﴾ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَىٰ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ
بےچینی سے پھر تم شریک ٹھہراتے ہو ف۷ تم فرماؤ وہ قادر ہے کہ تم پر

عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَ
عذاب بھیجے تمہارے اوپر سے یا تمہارے پاؤں کے تلے سے یا تمہیں بھڑا دے مختلف گروہ کرکے

يُذِيقَ بَعْضَكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ انْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْآيَاتِ لَعَلَّهُمْ
اور ایک کو دوسرے کی سختی چکھائے دیکھو ہم کیونکر طرح طرح سے آیتیں بیان کرتے ہیں کہ کہیں انکو سمجھ ہو

يَفْقَهُونَ ﴿٦٥﴾ وَكَذَّبَ بِهِ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ قُلْ لَسْتُ عَلَيْكُمْ
ف۸ اور اسے ف۹ جھٹلایا تمہاری قوم نے اور یہی حق ہے تم فرماؤ میں تم پر کچھ کڑوڑا نہیں

بِوَكِيلٍ ﴿٦٦﴾ لِكُلِّ نَبَإٍ مُسْتَقَرٌّ وَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ﴿٦٧﴾ وَإِذَا رَأَيْتَ
ف۱۰ ہر چیز کا ایک وقت مقرر ہے ف۱۱ اور عنقریب جان جاؤ گے اور اے سننے والے

الَّذِينَ يَخُوضُونَ فِي آيَاتِنَا فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتَّىٰ يَخُوضُوا فِي
جب تو انہیں دیکھے جو ہماری آیتوں میں پڑتے ہیں ف۱۲ تو ان سے منہ پھیر لے ف۱۳ جب تک اور

ع ٥ ١٣

اور روز قیامت وہ نامہ اعمال تمام خلق کے سامنے پڑھا جائے گا تو گناہ کتنی رسوائی کا سبب ہونگے اللہ پناہ دے ف۲ ان فرشتوں سے مراد یا تو تنہا ملک الموت ہیں اس صورت میں صیغہ جمع تعظیم کے لیے ہے یا ملک الموت مع ان فرشتوں کے مراد ہیں جو اُنکے اعوان ہیں جب کسی کی موت کا وقت آتا ہے ملک الموت بحکم الٰہی اپنے اعوان کو اس کی روح قبض کرنے کا حکم دیتے ہیں جب روح حلق تک پہنچتی ہے تو خود قبض فرماتے ہیں (خازن) ف۳ اور تعمیل حکم میں اُن سے کوتاہی واقع نہیں ہوتی اور اُنکے عمل میں سستی اور تاخیر راہ نہیں پاتی اپنے فرائض ٹھیک وقت پر ادا کرتے ہیں۔ ف۴ اور اُس روز اُسکے سوا کوئی حکم کرنے والا نہیں ف۵ کیونکہ اُسکو سوچنے جانچنے شمار کرنے کی حاجت نہیں جس میں دیر ہو ف۶ اس آیت میں کفار کو تنبیہ کی گئی کہ خشکی اور تری کے سفروں میں جب وہ مبتلائے آفات ہو کر پریشان ہوتے ہیں اور ایسے شدائد و اہوال پیش آتے ہیں جن سے دل کانپ جاتے ہیں اور خطرات قلوب کو مضطرب اور بےچین کر دیتے ہیں اُسوقت بت پرست بھی بتوں کو بھول جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہی سے دعا کرتا ہے اُسی کی جناب میں تضرع و زاری کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اس مصیبت سے اگر تو نے نجات دی تو میں شکر گزار ہونگا اور تیرا حق نعمت بجا لاؤں گا۔ ف۷ اور بجائے شکر گزاری کے ایسی بڑی ناشکری کرتے ہو اور یہ جانتے ہوئے کہ بت نکمے ہیں کسی کام کے نہیں پھر اُنہیں اللہ کا شریک کرتے ہو کتنی بڑی گمراہی ہے ف۸ مفسرین کا اس میں اختلاف ہے کہ اس آیت کے کون لوگ مراد ہیں ایک جماعت نے کہا کہ اس سے اُمت محمدیہ مراد ہے اور آیت اُنہیں کے حق میں نازل ہوئی بخاری کی حدیث میں ہے کہ جب یہ نازل ہوا کہ وہ قادر ہے تم پر عذاب بھیجے تمہارے اوپر سے تو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیری ہی پناہ مانگتا ہوں اور جب یہ نازل ہوا کہ یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے تو فرمایا میں تیری ہی پناہ مانگتا ہوں اور جب یہ نازل ہوا یا تمہیں بھڑا دے مختلف گروہ کرکے اور ایک کو دوسرے کی سختی چکھائے تو فرمایا یہ آسان ہے مسلم کی حدیث شریف میں ہے کہ ایک روز سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد بنی معاویہ میں دو رکعت نماز ادا فرمائی اور اُسکے بعد طویل دعا کی پھر صحابہ کیطرف متوجہ ہو کر فرمایا میں نے اپنے رب سے تین سوال کیے ان میں سے صرف دو قبول فرمائے گئے ایک سوال تو یہ تھا کہ میری اُمت کو قحط عام سے ہلاک نہ فرمائے یہ قبول ہوا ایک یہ تھا کہ اُنہیں غرق سے عذاب نہ فرمائے یہ بھی قبول ہوا تیسرا سوال یہ تھا کہ اُن میں باہم جنگ و جدال نہ ہو یہ قبول نہیں ہوا ف۹ یعنی قرآن شریف کو یا نزول عذاب کو ف۱۰ میرا کام ہدایت ہے قلوب کی ذمہ داری مجھ پر نہیں ف۱۱ یعنی اللہ تعالیٰ نے جو خبریں دیں اُنکے لیے وقت معین ہیں اُنکا وقوع ٹھیک اُسی وقت ہوگا ف۱۲ طعن و تشنیع استہزا کے ساتھ ف۱۳ اور اُنکی ہم نشینی ترک کر مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ بددینوں کی جس مجلس میں دین کا احترام نہ کیا جاتا ہو مسلمان کو وہاں بیٹھنا جائز نہیں اس سے ثابت ہو گیا کہ کفار اور بددینوں کے جلسے جن میں وہ دین کے خلاف تقریریں کرتے ہیں اُنمیں جانا سننے کیلیے شرکت کرنا جائز نہیں اور رد و جواب کیلیے جانا مجالست نہیں

(بقیہ صفحہ ۱۹۲ پر)

منزل ٢

حَدِيثٍ غَيْرِهِ ۚ وَإِمَّا يُنسِيَنَّكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ
بات میں پڑیں اور جو کہیں تجھے شیطان بھلاوے تو یاد آئے
الذِّكْرَىٰ مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿٦٨﴾ وَمَا عَلَى الَّذِينَ يَتَّقُونَ مِنْ
پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ اور پرہیزگاروں پر اُن کے
حِسَابِهِم مِّن شَيْءٍ وَلَٰكِن ذِكْرَىٰ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ﴿٦٩﴾ وَذَرِ
حساب سے کچھ نہیں ف۱ ہاں نصیحت دینا شاید وہ باز آئیں ف۲ اور چھوڑ دے
الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَهُمْ لَعِبًا وَلَهْوًا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا ۚ وَ
اُن کو جنھوں نے اپنا دین ہنسی کھیل بنا لیا اور اُنھیں دنیا کی زندگی نے فریب دیا اور
ذَكِّرْ بِهِ أَن تُبْسَلَ نَفْسٌ بِمَا كَسَبَتْ لَيْسَ لَهَا مِن دُونِ اللَّهِ
قرآن سے نصیحت دو ف۳ کہ کہیں کوئی جان اپنے کیے پر پکڑی نہ جائے ف۴ اللہ کے سوا نہ اُسکا کوئی
وَلِيٌّ وَلَا شَفِيعٌ وَإِن تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا يُؤْخَذْ مِنْهَا ۗ أُولَٰئِكَ
حمایتی ہو نہ سفارشی اور اگر اپنے عوض سارے بدلے دے تو اُس سے نہ لیے جائیں یہ ہیں ف۵
الَّذِينَ أُبْسِلُوا بِمَا كَسَبُوا ۖ لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيمٍ وَعَذَابٌ أَلِيمٌ
وہ جو اپنے کیے پر پکڑے گئے اُنھیں پینے کو کھولتا پانی اور دردناک عذاب
بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ ﴿٧٠﴾ ع قُلْ أَنَدْعُو مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنفَعُنَا وَلَا
بدلا اُن کے کفر کا تم فرماؤ ف۶ کیا ہم اللہ کے سوا اُسکو پوجیں جو ہمارا نہ بھلا کرے نہ بُرا
يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلَىٰ أَعْقَابِنَا بَعْدَ إِذْ هَدَانَا اللَّهُ كَالَّذِي اسْتَهْوَتْهُ
ف۷ اور اُلٹے پاؤں پلٹا دیے جائیں بعد اس کے کہ اللہ نے ہمیں راہ دکھائی ف۸ اُس کی طرح
الشَّيَاطِينُ فِي الْأَرْضِ حَيْرَانَ لَهُ أَصْحَابٌ يَدْعُونَهُ إِلَى الْهُدَى
جسے شیطان نے زمین میں راہ بھلا دی ف۹ حیران ہے اُس کے رفیق اُسے راہ کی طرف بلا رہے ہیں کہ
ائْتِنَا ۗ قُلْ إِنَّ هُدَى اللَّهِ هُوَ الْهُدَىٰ ۖ وَأُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ
ادھر آ تم فرماؤ کہ اللہ ہی کی ہدایت ہدایت ہے ف۱۰ اور ہمیں حکم ہے کہ ہم اُسکے لیے گردن رکھدیں ف۱۱ جو رب ہے
الْعَالَمِينَ ﴿٧١﴾ وَأَنْ أَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَاتَّقُوهُ ۚ وَهُوَ الَّذِي إِلَيْهِ
سارے جہان کا اور یہ کہ نماز قائم رکھو اور اُس سے ڈرو اور وہی ہے جسکی طرف تمہیں

(بقیہ از ف۱۳۳) بلکہ اظہار حق ہے وہ ممنوع نہیں جیسا کہ اگلی آیت سے ظاہر ہے۔

ف۱ یعنی طعن و استہزا کرنے والوں کے گناہ اُنھیں پر ہیں اُنھیں سے اسکا حساب ہوگا پرہیزگاروں پر نہیں شان نزول مسلمانوں نے کہا تھا کہ ہمیں گناہ کا اندیشہ ہے جبکہ ہم اُنھیں چھوڑ دیں اور منع نہ کریں اسپر یہ آیت نازل ہوئی

ف۲ مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ پند و نصیحت اور اظہار حق کیلئے اُنکے پاس بیٹھنا جائز ہے

ف۳ اور احکام شرعیہ بتاؤ۔

ف۴ اور اپنے جرائم کے سبب عذاب جہنم میں گرفتار نہ ہو

ف۵ دین کو ہنسی اور کھیل بنانے والے اور دنیا کے مفتون

ف۶ اے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اُن مشرکین سے جو اپنے باپ دادا کے دین کی دعوت دیتے ہیں

ف۷ اور اس میں کوئی قدرت نہیں

ف۸ اور اسلام اور توحید کی نعمت عطا فرمائی اور بت پرستی کے بدترین وبال سے بچایا

منزل ۲

ف۹ اس آیت میں حق و باطل کے دعوت دینے والوں کی ایک تمثیل بیان فرمائی گئی کہ جسطرح مسافر اپنے رفیقوں کے ساتھ تھا جنگل میں بھوتوں اور شیطانوں نے اُسکو رستہ بہکا دیا اور کہا منزل مقصود کی یہی راہ ہے اور اُس کے رفیق اُسکو راہ راست کی طرف بلانے لگے وہ حیران رہ گیا کدھر جائے انجام اُسکا یہی ہوگا کہ اگر وہ بھوتوں کی راہ پر چلدے تو ہلاک ہو جائے گا اور رفیقوں کا کہا مانے تو سلامت رہیگا اور منزل پر پہنچ جائے گا یہی حال اُس شخص کا ہے جو طریقہ اسلام سے بہکا اور شیطان کی راہ چلا مسلمان اُسکو راہ راست کیطرف بلاتے ہیں اگر انکی بات مانے گا راہ پائیگا ورنہ ہلاک ہو جائیگا

ع ۱۰ / ۱۴

ف۱۰ یعنی جو طریق اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کیلئے واضح فرمایا اور جو دین (اسلام) اُنکے لیے مقرر کیا وہی ہدایت و نور ہے اور جو اسکے سوا ہے وہ دین باطل ہے۔

ف۱۱ اور اُسی کی اطاعت و فرمانبرداری کریں اور خاص اُسی کی عبادت کریں۔

تُحْشَرُوْنَ ﴿۷۲﴾ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ وَيَوْمَ
اُٹھنا ہے اور وہی ہے جس نے آسمان و زمین ٹھیک بنائے ف۱ اور جس دن

يَقُوْلُ كُنْ فَيَكُوْنُ ۬ؕ قَوْلُهُ الْحَقُّ ؕ وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي
فنا ہوئی ہر چیز کو کہے گا ہو جا وہ فوراً ہو جائیگی اُس کی بات سچی ہے اور اُسی کی سلطنت ہے جس دن صور

الصُّوْرِ ؕ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ﴿۷۳﴾ وَاِذْ قَالَ
پھونکا جائیگا ف۲ ہر چھپے اور ظاہر کا جاننے والا اور وہی ہے حکمت والا خبردار اور یاد کرو

اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةً ۚ اِنِّيْٓ اَرٰىكَ وَقَوْمَكَ
جب ابراہیم نے اپنے باپ ف۳ آزر سے کہا کیا تم بتوں کو خدا بناتے ہو بیشک میں تمہیں اور تمہاری قوم کو

فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۷۴﴾ وَكَذٰلِكَ نُرِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَ
کھلی گمراہی میں پاتا ہوں ف۴ اور اسی طرح ہم ابراہیم کو دکھاتے ہیں ساری بادشاہی آسمانوں اور

الْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ ﴿۷۵﴾ فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ الَّيْلُ
زمین کی ف۵ اور اس لیے کہ وہ عین الیقین والوں میں ہو جائے ف۶ پھر جب اُن پر رات کا اندھیرا آیا

رَاٰ كَوْكَبًا ۚ قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ ﴿۷۶﴾
ایک تارا دیکھا ف۷ بولے اسے میرا رب ٹھہراتے ہو پھر جب وہ ڈوب گیا بولے مجھے خوش نہیں آتے ڈوبنے والے

فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَئِنْ لَّمْ يَهْدِنِيْ
پھر جب چاند چمکتا دیکھا بولے اسے میرا رب بتاتے ہو پھر جب وہ ڈوب گیا کہا اگر مجھے میرا رب ہدایت نہ کرتا

رَبِّيْ لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّيْنَ ﴿۷۷﴾ فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً
تو میں بھی انہیں گمراہوں میں ہوتا ف۸ پھر جب سورج جگمگاتا دیکھا

قَالَ هٰذَا رَبِّيْ هٰذَآ اَكْبَرُ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَتْ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا
بولے اسے میرا رب کہتے ہو ف۹ یہ تو ان سب سے بڑا ہے پھر جب وہ ڈوب گیا کہا اے قوم میں بیزار ہوں اُن چیزوں سے جنہیں تم

تُشْرِكُوْنَ ﴿۷۸﴾ اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
شریک ٹھہراتے ہو ف۱۰ میں نے اپنا منہ اُس کی طرف کیا جس نے آسمان اور زمین بنائے

حَنِيْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۷۹﴾ وَحَآجَّهٗ قَوْمُهٗ ؕ قَالَ اَتُحَآجُّوْٓنِّيْ
ایک اسی کا ہو کر ف۱۱ اور میں مشرکوں میں نہیں اور انکی قوم اُن سے جھگڑنے لگی کہا کیا

ف۱ جن سے اُس کی قدرت کاملہ اور اس کا علم محیط اور اس کی حکمت وصنعت ظاہر ہے ف۲ کہ نام کو بھی کوئی سلطنت کا دعوی کرنے والا نہ ہوگا تمام جبابرہ فراعنہ اور سب دنیا کی سلطنت کا غرور کرنے والے دیکھیں گے کہ دنیا میں جو وہ سلطنت کا دعوی رکھتے تھے وہ باطل تھا ف۳ قاموس میں ہے کہ آزر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے چچا کا نام ہے امام علامہ جلال الدین سیوطی نے مسالک الحنفاء میں بھی ایسا ہی لکھا ہے چچا کو باپ کہنا تمام ممالک میں معمول ہے بالخصوص عرب میں قرآن کریم میں ہے نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا اس میں حضرت اسمٰعیل کو حضرت یعقوب کے آباء میں ذکر کیا گیا باوجودیکہ آپ عم ہیں حدیث شریف میں بھی حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو اب فرمایا چنانچہ ارشاد کیا رُدُّوْا عَلَيَّ اَبِيْ اور یہاں ابی سے حضرت عباس مراد ہیں (مفردات راغب وکبیرہ وغیرہ) ف۴ یہ آیت مشرکین عرب پر حجت ہے جو حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کو معظم جانتے تھے اور اُنکی فضیلت کے معترف تھے اُنھیں دکھایا جاتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام بت پرستی کو کتنا بڑا عیب اور گمراہی بتاتے ہیں اگر تم اُنہیں مانتے ہو تو بت پرستی تم بھی چھوڑ دو ف۵ یعنی جسطرح حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کو دین میں بینائی عطا فرمائی ایسے ہی انھیں آسمانوں اور زمین کے ملک دکھاتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اس سے آسمانوں اور زمین کی خلق مراد ہے مجاہد اور سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ آیات سموات وارض مراد ہیں یہ اسطرح کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کو صخرہ (پتھر) پر کھڑا کیا گیا اور آپ کیلیے سماوات مکشوف کیے گئے یہانتک کہ آپنے عرش وکرسی اور آسمانوں کے تمام عجائب اور جنت میں اپنے مقام کو معائنہ فرمایا آپکے لیے زمین کشف فرما دی گئی یہانتک کہ آپنے سب سے نیچے کی زمین تک نظر کی اور زمینوں کے تمام عجائب دیکھے۔ مفسرین کا اس میں اختلاف ہے کہ یہ رویت بچشم باطن تھی یا بچشم سر (درمنثور وخازن وغیرہ) ف۶ کیونکہ ہر ظاہر و مخفی چیز اُنکے سامنے کر دی گئی اور خلق کے اعمال میں سے کچھ بھی اُن سے نہ چھپا ف۷ علماء تفسیر اور اصحاب اخبار وسیر کا بیان ہے کہ نمرود ابن کنعان بڑا جابر بادشاہ تھا سب سے پہلے اُسی نے تاج سر پر رکھا یہ بادشاہ لوگوں سے اپنی پرستش کراتا تھا کاہن اور منجم کثرت سے اُسکے دربار میں حاضر رہتے تھے نمرود نے خواب دیکھا کہ ایک ستارہ طلوع ہوا ہے اُسکی روشنی کے سامنے آفتاب ماہتاب بالکل بے نور ہو گئے اس سے وہ بہت خوف زدہ ہوا کاہنوں سے تعبیر دریافت کی انھوں نے کہا اس سال تیری قلمرو میں ایک فرزند پیدا ہوگا جو تیرے زوال ملک کا باعث ہوگا اور تیرے دین والے اُسکے ہاتھ سے ہلاک ہونگے یہ خبر سنکر وہ پریشان ہوا اور اُس نے حکم دیدیا کہ جو بچہ پیدا ہو قتل کر ڈالا جائے اور مرد عورتوں سے علیحدہ رہیں اور اسکی نگہبانی کیلیے ایک محکمہ قائم کر دیا گیا تقدیرات الٰہیہ کو کون ٹال سکتا ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی والدہ ماجدہ حاملہ ہوئیں اور کاہنوں نے نمرود کو اسکی بھی خبر دی کہ وہ بچہ حمل میں آگیا لیکن چونکہ حضرت کی والدہ صاحبہ کی عمر کم تھی اُنکا حمل کسی طرح پہچانا ہی نہ گیا جب زمانہ ولادت قریب ہوا تو آپ کی والدہ اس تہ خانہ میں چلی گئیں جو آپکے والد نے شہر سے دور کھود کر تیار کیا تھا وہاں آپ کی ولادت ہوئی اور وہیں آپ رہے پتھروں سے اُس تہ خانہ کا دروازہ بند کر دیا جاتا تھا روزانہ والدہ صاحبہ دودھ پلا آتی تھیں اور جب وہاں پہنچتی تھیں تو دیکھتی تھیں کہ آپ اپنی سر انگشت چوس رہے ہیں اور اُس سے دودھ برآمد ہوتا ہے آپ بہت جلد بڑھتے تھے ایک مہینہ میں اتنا جتنے دوسرے بچے ایک سال میں اس میں اختلاف ہے کہ آپ تہ خانہ میں کتنے عرصہ رہے بعض کہتے ہیں ۷ برس بعض ۱۳ برس بعض ۱۷ برس یہ مسئلہ یقینی ہے کہ انبیاء علیہم السلام ہر حال میں معصوم ہوتے ہیں اور وہ اپنی ابتداء ہستی سے تمام اوقات وجود میں عارف ہوتے ہیں ایک روز حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی والدہ سے دریافت فرمایا میرا رب (پالنے والا) کون ہے اُنھوں نے کہا میں فرمایا تمہارا رب کون ہے اُنھوں نے کہا تمہارے والد فرمایا اُنکا رب کون ہے اسپر والدہ نے کہا خاموش رہو اور اپنے شوہر سے جاکر کہا جس لڑکے کی نسبت یہ مشہور ہے کہ وہ زمین والوں کا دین بدل دیگا وہ تمہارا فرزند ہی ہے اور یہ گفتگو بیان کی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ابتدا ہی سے توحید کی حمایت اور عقائد کفریہ کا ابطال شروع فرما دیا اور جب ایک سوراخ کی راہ سے شب کے وقت آپنے زہرہ یا مشتری ستارہ کو دیکھا تو اقامت حجت شروع کر دی کیونکہ اُس زمانہ کے لوگ بت اور کواکب کی پرستش کرتے تھے تو آپ نے ایک نہایت نفیس اور دلنشین پیرایہ میں اُنھیں نظر و استدلال کی طرف رہنمائی کی جس سے وہ اس نتیجہ پر پہنچیں کہ عالم بتمامہ حادث ہے الٰہ نہیں ہو سکتا وہ خود موجد و مدبر کا محتاج ہے جسکے قدرت و اختیار سے اسمیں تغیر ہوتے رہتے ہیں ف۸ اس میں قوم کی تنبیہ ہے کہ جو قمر کو الٰہ ٹھہرائے وہ گمراہ ہے کیونکہ اُسکا ایک حال سے دوسرے حال کیطرف منتقل ہونا دلیل حدوث و امکان ہے ف۹ شمس مؤنث غیر حقیقی ہے اسکے لیے مذکر و مؤنث کے دونوں صیغے استعمال کیے جا سکتے ہیں یہاں هٰذَا مذکر لایا گیا اس میں تعلیم ادب ہے کہ لفظ رب کی رعایت کیلیے لفظ تانیث نہ لایا گیا اسی لحاظ سے اللہ تعالیٰ کی صفت میں علام آتا ہے

الثلثة

منزل ۲

(بقیہ ص۱۶۴ پر)

ذکر علامہ ف۱ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ثابت کر دیا کہ ستاروں میں چھوٹے سے بڑے تک کوئی بھی رب ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتا ان کا الٰہ ہونا باطل ہے اور قوم جس شرک میں مبتلا ہے آپ نے اس سے بیزاری کا اظہار کیا اور اس کے بعد دین حق کا بیان فرمایا جو آگے آتا ہے ف۱ یعنی اسلام کے سوا باقی تمام ادیان سے جدا رہ کر (مسلم) اس سے معلوم ہوا کہ دین حق کا قیام و استحکام جب ہی ہو سکتا ہے جبکہ تمام ادیان باطلہ سے بیزاری ہو۔

فِي اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنِ ؕ وَلَآ اَخَافُ مَا تُشْرِكُوْنَ بِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ رَبِّيْ

اللہ کے بارے میں مجھ سے جھگڑتے ہو تو وہ مجھے راہ بتا چکا ف۲ اور مجھے ڈر نہیں جنہیں تم شریک بتاتے ہو ف۳ ہاں جو میرا ہی رب

شَيْـًٔا ؕ وَسِعَ رَبِّيْ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ؕ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۸۰﴾ وَكَيْفَ اَخَافُ مَآ

کوئی بات چاہے ف۴ میرے رب کا علم ہر چیز کو محیط ہے تو کیا تم نصیحت نہیں مانتے اور میں تمہارے

اَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُوْنَ اَنَّكُمْ اَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ عَلَيْكُمْ

شریکوں سے کیونکر ڈروں ف۵ اور تم نہیں ڈرتے کہ تم نے اللہ کا شریک اس کو ٹھہرایا جس کی تم پر اس نے کوئی سند

سُلْطٰنًا ؕ فَاَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ ۚ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۱﴾

نہ اُتاری تو دونوں گروہوں میں امان کا زیادہ سزاوار کون ہے ف۶ اگر تم جانتے ہو

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَ

وہ جو ایمان لائے اور اپنے ایمان میں کسی ناحق کی آمیزش نہ کی انہیں کے لیے امان ہے اور

هُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۸۲﴾ وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَيْنٰهَآ اِبْرٰهِيْمَ عَلٰى قَوْمِهٖ ؕ نَرْفَعُ

وہی راہ پر ہیں اور یہ ہماری دلیل ہے کہ ہم نے ابراہیم کو اس کی قوم پر عطا فرمائی ہم جسے چاہیں

دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿۸۳﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ

درجوں بلند کریں ف۷ بیشک تمہارا رب علم و حکمت والا ہے اور ہم نے انہیں اسحٰق

وَيَعْقُوْبَ ؕ كُلًّا هَدَيْنَا ۚ وَنُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ

اور یعقوب عطا کیے اُن سب کو ہم نے راہ دکھائی اور اُن سے پہلے نوح کو راہ دکھائی اور اُس کی اولاد میں سے

دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ وَاَيُّوْبَ وَيُوْسُفَ وَمُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ؕ وَكَذٰلِكَ

داؤد اور سلیمان اور ایوب اور یوسف اور موسیٰ اور ہارون کو اور ہم ایسا ہی

نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۸۴﴾ وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَعِيْسٰى وَاِلْيَاسَ ؕ كُلٌّ مِّنَ

بدلا دیتے ہیں نیکو کاروں کو اور زکریا اور یحیٰی اور عیسیٰ اور الیاس کو یہ سب ہمارے

الصّٰلِحِيْنَ ﴿۸۵﴾ وَاِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَيُوْنُسَ وَلُوْطًا ؕ وَكُلًّا فَضَّلْنَا

قرب کے لائق ہیں اور اسمٰعیل اور یسع اور یونس اور لوط کو اور ہم نے ہر ایک کو اس کے

عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۶﴾ وَمِنْ اٰبَآئِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَاِخْوَانِهِمْ ۚ وَاجْتَبَيْنٰهُمْ وَ

وقت میں سب پر فضیلت دی ف۸ اور کچھ اُن کے باپ دادا اور اولاد اور بھائیوں میں سے بعض کو ف۹ اور ہم نے انہیں چن لیا اور

ف۱ اپنی توحید و معرفت کی (بقیہ از ص۱۶۳)

ف۲ کیونکہ وہ بے جان بت ہیں نہ ضرر دے سکتے ہیں نہ نفع پہنچا سکتے ہیں اُن سے کیا ڈرنا یہ آپ نے مشرکین سے جواب میں فرمایا تھا جنہوں نے آپ سے کہا تھا کہ بتوں سے ڈرو اُنکے بُرا کہنے سے کہیں آپ کو کچھ نقصان نہ پہنچ جائے

ف۳ وہ ہوگی کیونکہ میرا رب قادر مطلق ہے

ف۴ جو بے جان جماد اور عاجز محض ہیں

ف۵ موحد یا مشرک

ف۶ علم و عقل و فہم و فضیلت کے ساتھ جیسے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے درجے بلند فرمائے دنیا میں علم و حکمت و نبوت کے ساتھ اور آخرت میں قرب و ثواب کیساتھ

ف۷ نبوت و رسالت کیساتھ مسئلہ اس آیہ سے اسپر سند لائی جاتی ہے کہ انبیاء ملائکہ سے افضل ہیں کیونکہ عالم اللہ کے سوا تمام موجودات کو شامل ہے فرشتے بھی اس میں داخل ہیں تو جب تمام جہان والوں پر فضیلت دی تو ملائکہ پر بھی فضیلت ثابت ہو گئی یہاں اللہ تعالیٰ نے اٹھارہ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کا ذکر فرمایا اور اس ذکر میں ترتیب نہ زمانہ کے اعتبار سے ہے نہ فضیلت کے نہ واد ترتیب کا مقتضی لیکن جس شان سے انبیاء علیہم السلام کے اسماء ذکر فرمائے گئے اُس میں ایک عجیب لطیفہ ہے وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کی ہر ایک جماعت کو ایک خاص طرح کی کرامت و فضیلت کے ساتھ ممتاز فرمایا تو حضرت نوح و ابراہیم و اسحٰق و یعقوب کا اول ذکر کیا کیونکہ یہ انبیاء کے اصول ہیں یعنی انکی اولاد میں بکثرت انبیاء ہوئے جنکے انساب انہیں کی طرف رجوع کرتے ہیں نبوت کے بعد مراتب معتبرہ میں سے ملک و اختیار و سلطنت و اقتدار ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد و سلیمان کو اسکا حظ وافر دیا اور مراتب رفیعہ میں سے مصیبت و بلا پر صابر رہنا ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوب کو اسکے ساتھ ممتاز فرمایا پھر ملک و صبر کے دونوں مرتبے حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام کو عنایت کیے کہ آپ نے شدت و بلا پر مدتوں صبر فرمایا پھر اللہ تعالیٰ نے نبوت کے ساتھ ملک مصر عطا کیا کثرت معجزات و قوت براہین بھی مراتب معتبرہ میں سے ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ و ہارون کو اس کے ساتھ مشرف کیا زہد و ترک دنیا بھی مراتب معتبرہ میں سے ہے حضرت زکریا و یحیٰی و عیسیٰ و الیاس کو اس کے ساتھ مخصوص فرمایا ان حضرات کے بعد اللہ تعالیٰ نے اُن انبیاء کا ذکر فرمایا کہ جن کے نہ متبعین باقی رہے نہ انکی شریعت جیسے کہ حضرت اسمٰعیل یسع یونس لوط علیہم الصلاۃ والسلام اس شان سے انبیاء کا ذکر فرمانے میں اُنکی کرامتوں اور خصوصیتوں کا ایک عجیب لطیفہ نظر آتا ہے ف۸ ہم نے فضیلت دی۔

وقف لازم ع ۹ ۱۳ ۱۵ منزل ۲

هَدَيْنٰهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۸۷﴾ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ
سیدھی راہ دکھائی یہ اللہ کی ہدایت ہے کہ اپنے بندوں میں

مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۸۸﴾
جسے چاہے دے اور اگر وہ شرک کرتے تو ضرور انکا کیا اکارت جاتا

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ۚ فَاِنْ يَّكْفُرْ
یہ ہیں جنکو ہم نے کتاب اور حکم اور نبوت عطا کی تو اگر یہ لوگ ف۱

بِهَا هٰٓؤُلَآءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا لَّيْسُوْا بِهَا بِكٰفِرِيْنَ ﴿۸۹﴾ اُولٰٓئِكَ
اس سے منکر ہوں تو ہم نے اس کے لیے ایک ایسی قوم لگا رکھی ہے جو انکار والی نہیں ف۲ یہ ہیں جن کو

الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ ؕ قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ؕ
اللہ نے ہدایت کی تو تم انہیں کی راہ چلو ف۳ تم فرماؤ میں قرآن پر تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتا

اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۰﴾ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖٓ اِذْ قَالُوْا
وہ تو نہیں مگر نصیحت سارے جہان کو ف۴ اور یہود نے اللہ کی قدر نہ جانی جیسی چاہیے تھی ف۵ جب بولے

مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى بَشَرٍ مِّنْ شَيْءٍ ؕ قُلْ مَنْ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ الَّذِيْ جَآءَ بِهٖ
اللہ نے کسی آدمی پر کچھ نہیں اتارا تم فرماؤ کس نے اتاری وہ کتاب جو موسیٰ لائے تھے

مُوْسٰى نُوْرًا وَّهُدًى لِّلنَّاسِ تَجْعَلُوْنَهٗ قَرَاطِيْسَ تُبْدُوْنَهَا وَتُخْفُوْنَ
روشنی اور لوگوں کے لیے ہدایت جسکے تم نے الگ الگ کاغذ بنالیے ظاہر کرتے ہو ف۶ اور بہت سا چھپالیتے ہو

كَثِيْرًا ۚ وَعُلِّمْتُمْ مَّا لَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنْتُمْ وَلَآ اٰبَآؤُكُمْ ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ ثُمَّ ذَرْهُمْ
ف۷ اور تمہیں وہ سکھایا جاتا ہے ف۸ جو نہ تم کو معلوم تھا نہ تمہارے باپ دادا کو اللہ کہو ف۹ پھر انہیں چھوڑ دو

فِيْ خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ ﴿۹۱﴾ وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِيْ
انکی بیہودگی میں انہیں کھیلتا ف۱۰ اور یہ ہے برکت والی کتاب کہ ہم نے اتاری ف۱۱ تصدیق فرماتی ان کتابوں کی

بَيْنَ يَدَيْهِ وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا ؕ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ
جو آگے تھیں اور اس لیے کہ تم ڈر سناؤ سب بستیوں کے سردار کو ف۱۲ اور جو کوئی سارے جہان میں اس کے گرد ہیں

بِالْاٰخِرَةِ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَهُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ﴿۹۲﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ
اور جو آخرت پر ایمان لاتے ہیں ف۱۳ اس کتاب پر ایمان لاتے ہیں اور اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں اور اس سے بڑھ کر ظالم کون

ع ۱۰ ۱۶

منزل ۲

ف۱ یعنی اہل مکہ

ف۲ اس قوم سے یا انصار مراد ہیں یا مہاجرین یا تمام اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا حضور پر ایمان لانے والے سب لوگ فائدہ اس آیۃ میں دلالت ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت فرمائے گا اور آپ کے دین کو قوت دے گا اور اسکو تمام ادیان پر غالب کریگا چنانچہ ایسا ہی ہوا اور یہ غیبی خبر واقع ہوگئی

ف۳ مسئلہ علمائے دین نے اس آیۃ سے یہ مسئلہ ثابت کیا ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء سے افضل ہیں کیونکہ خصال کمال و اوصاف شرف جو جدا جدا انبیاء کو عطا فرمائے گئے تھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے سبکو جمع فرما دیا اور آپ کو حکم دیا فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ تو جب آپ تمام انبیاء کے اوصاف کمالیہ کے جامع ہیں تو بیشک سب سے افضل ہوئے۔

ف۴ اس آیت سے ثابت ہوا کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم تمام خلق کی طرف مبعوث ہیں اور آپ کی دعوت تمام خلق کو عام اور کل جہان آپ کی امت (خازن)

ف۵ اور اسکی معرفت سے محروم رہے اور اپنے بندوں پر اسکو جو رحمت و کرم ہے اسکو نہ جانا شانِ نزول یہود کی ایک جماعت اپنے حبر الاحبار مالک ابن صیف کو لیکر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مجادلہ کرنے آئی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا میں تجھے اس پروردگار کی قسم دیتا ہوں جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر توریت نازل فرمائی کیا توریت میں تو نے یہ دیکھا ہے اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْحَبْرَ السَّمِيْنَ یعنی اللہ کو موٹا عالم مبغوض ہے کہنے لگا ہاں یہ توریت میں ہے حضور نے فرمایا تو موٹا عالم ہی تو ہے اسپر وہ غضبناک ہو کر کہنے لگا کہ اللہ نے کسی آدمی پر کچھ نہیں اتارا اسپر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور اس میں فرمایا گیا کس نے اتاری وہ کتاب جو موسیٰ لائے تھے تو وہ لاجواب ہوا اور یہود اس سے برہم ہوئے اور اسکو جھڑکنے لگے اور اسکو حبر کے عہدہ سے معزول کر دیا (مدارک خازن)

ف۶ انہیں سے بعض کو جسکا اظہار اپنی خواہش کے مطابق سمجھتے ہو ف۷ جو تمہاری خواہش کے خلاف کرتے ہیں جیسے کہ توریت کے وہ مضامین جنمیں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت و صفت مذکور ہے ف۸ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور قرآن کریم سے ف۹ یعنی جب وہ اسکا جواب نہ دے سکیں کہ وہ کتاب کس نے اتاری تو آپ فرما دیجیے اللہ نے ف۱۰ کیونکہ جب آپ نے حجت قائم کردی اور انذار و نصیحت نہایت کو پہنچا دی اور انکے لیے جائے عذر نہ چھوڑی اسپر بھی وہ باز نہ آئیں تو انہیں انکی بیہودگی میں چھوڑ دیجیے یہ کفار کے حق میں وعید و تہدید ہے ف۱۱ یعنی قرآن شریف ف۱۲ ام القریٰ مکہ مکرمہ ہے کیونکہ وہ تمام زمین والوں کا قبلہ ہے ف۱۳ اور قیامت و آخرت اور مرنے کے بعد اٹھنے کا یقین رکھتے ہیں اور اپنے انجام سے غافل و بے خبر نہیں ہیں۔

ف۱ اور نبوت کا جھوٹا دعوی کرے ف۲ شانِ نزول یہ آیت مُسَیلمہ کذّاب کے بارے میں نازل ہوئی جس نے یمامہ علاقہ یمن میں نبوت کا جھوٹا دعوی کیا تھا قبیلہ بنی حنیفہ کے چند لوگ اس کے فریب
میں آگئے تھے یہ کذاب زمانہ خلافت حضرت ابوبکر صدیق میں وحشی قاتل امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے قتل ہوا ف۳ شانِ نزول یہ عبداللہ بن ابی
سرح کاتب وحی کے حق میں نازل ہوئی جب آیت ولقد خلقنا الانسان نازل ہوئی اُس نے اس کو لکھا اور آخر تک پہنچتے پہنچتے پیدائش انسان کی تفصیل پر مطلع ہوکر متعجب ہوا اور اس حالت میں آیت کا آخر تبارك الله احسن الخالقين بے اختیار اُس کی زبان پر جاری ہوگیا اس پر اُس کو یہ گھمنڈ ہوا کہ مجھ پر وحی آنے لگی اور مرتد ہوگیا یہ نہ سمجھا کہ نور وحی اور قوت و حُسن کلام سے آیت کا آخر کلمہ زبان پر آگیا اس میں اس کی قابلیت کا کوئی دخل نہ تھا زور کلام خود اپنے آخر کو بتا دیا کرتا ہے جیسے کبھی کوئی شاعر نفیس مضمون پڑھے وہ مضمون خود قافیہ بتا دیتا ہے اور سننے والے شاعر سے پہلے قافیہ پڑھ دیتے ہیں ان میں ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جو ہرگز ویسا شعر کہنے پر قادر نہیں تو قافیہ بتانا اُن کی قابلیت نہیں کلام کی قوت ہے اور یہاں تو نور وحی اور نور نبی سے سینہ میں روشنی آتی تھی چنانچہ مجلس شریف سے جدا ہونے اور مرتد ہوجانے کے بعد پھر وہ ایک جملہ بھی ایسا بنانے پر قادر نہ ہوا جو نظم قرآنی سے مل سکتا آخر کار زمانہ اقدس ہی میں قبل فتح مکہ پھر اسلام سے مشرف ہوا۔
ف۴ ارواح قبض کرنے کے لیے جھڑکتے جاتے ہیں اور کہتے جاتے ہیں
ف۵ نبوت اور وحی کے جھوٹے دعوے کرکے اور اللہ کے لیے شریک اور بی بی بچے بتا کر
ف۶ نہ تمہارے ساتھ مال ہے نہ جاہ نہ اولاد جنکی محبت میں تم عمر بھر گرفتار رہے نہ وہ بت جنھیں پوجا کیے آج اُن میں سے کوئی تمہارے کام نہ آیا یہ کفار سے روز قیامت فرمایا جاوے گا
ف۷ کہ وہ عبادت کے حقدار ہونے میں اللہ کے شریک ہیں (معاذ اللہ)
ف۸ اور علاقہ ٹوٹ گئے جماعت منتشر ہوگئی
ف۹ تمہارے وہ تمام جھوٹے دعوے جو تم دنیا میں کیا کرتے تھے باطل ہوگئے
ف۱۰ توحید و نبوت کے بیان کے بعد اللہ تعالی نے اپنے کمال قدرت و علم و حکمت کے دلائل ذکر فرمائے کیونکہ مقصود اعظم اللہ سبحانہٗ اور اُس کے تمام صفات و افعال کی معرفت ہے اور یہ جاننا کہ وہی تمام چیزوں کا پیدا کرنے والا ہے اور جو ایسا ہو وہی مستحق عبادت ہوسکتا ہے نہ کہ وہ بت جنھیں مشرکین پوجتے ہیں خشک دانہ اور گٹھلی کو چیر کر اُن سے سبزہ اور درخت پیدا کرنا اور ایسی سنگلاخ زمینوں میں اُن کے نرم ریشوں کو رواں کرنا جہاں آہنی میخ بھی کام نہ کرسکے اس کی قدرت کی کیسے عجائبات ہیں
ف۱۱ جاندار سبزہ کو بے جان دانے اور گٹھلی سے اور انسان و حیوان کو نطفہ سے اور پرند کو انڈے سے
ف۱۲ جاندار درخت سے بیجان گٹھلی اور دانہ کو

مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِيَ اِلَيَّ وَلَمْ يُوْحَ اِلَيْهِ شَيْءٌ وَّ
جو اللہ پر جھوٹ باندھے ف۱ یا کہے مجھے وحی ہوئی اور اُسے کچھ وحی نہ ہوئی ف۲ اور

مَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ؕ وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ
جو کہے ابھی میں اُتارتا ہوں ایسا جیسا اللہ نے اُتارا ف۳ اور کبھی تم دیکھو جس وقت ظالم

غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْٓا اَيْدِيْهِمْ ۚ اَخْرِجُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ اَلْيَوْمَ
موت کی سختیوں میں ہیں اور فرشتے ہاتھ پھیلائے ہوئے ہیں ف۴ کہ نکالو اپنی جانیں آج

تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَ
تمہیں خواری کا عذاب دیا جائے گا بدلا اس کا کہ اللہ پر جھوٹ لگاتے تھے ف۵ اور

كُنْتُمْ عَنْ اٰيٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۹۳﴾ وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰى كَمَا
اُس کی آیتوں سے تکبر کرتے اور بے شک تم ہمارے پاس اکیلے آئے جیسا

خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّتَرَكْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰكُمْ وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ ۚ وَمَا نَرٰى
ہم نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا تھا ف۶ اور پیٹھ پیچھے چھوڑ آئے جو مال متاع ہم نے تمہیں دیا تھا اور ہم تمہارے ساتھ

مَعَكُمْ شُفَعَآءَكُمُ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ فِيْكُمْ شُرَكٰٓؤُا ؕ لَقَدْ تَّقَطَّعَ
تمہارے ان سفارشیوں کو نہیں دیکھتے جنکا تم اپنے میں ساجھا بتاتے تھے ف۷ بیشک تمہارے آپس کی ڈور کٹ گئی

بَيْنَكُمْ وَضَلَّ عَنْكُمْ مَّا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿۹۴﴾ ع اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَ
ف۸ اور تم سے گئے جو دعوی کرتے تھے ف۹ بیشک اللہ دانے اور گٹھلی کو

النَّوٰى ؕ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ
چیرنے والا ہے ف۱۰ زندہ کو مردہ سے نکالنے والا ف۱۱ اور مردہ کو زندہ سے نکالنے والا ف۱۲ یہ ہے اللہ

فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿۹۵﴾ فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ۚ وَجَعَلَ الَّيْلَ سَكَنًا وَّالشَّمْسَ
تم کہاں اوندھے جاتے ہو ف۱۳ تاریکی چاک کرکے صبح نکالنے والا اور اس نے رات کو چین بنایا ف۱۴ اور سورج

وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿۹۶﴾ وَهُوَ الَّذِيْ
اور چاند کو حساب ف۱۵ یہ سادھا ہے زبردست جاننے والے کا اور وہی ہے جس نے

جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ قَدْ فَصَّلْنَا
تمہارے لیے تارے بنائے کہ ان سے راہ پاؤ خشکی اور تری کے اندھیروں میں ہم نے نشانیاں مفصل

منزل ٢

ع ١١ / ١٧

اور انسان و حیوان سے نطفہ کو اور پرندے سے انڈے کو یہ اُس کے عجائب قدرت و حکمت ہیں ف۱۳ اور ایسے براہین قائم ہونیکے بعد کیوں ایمان نہیں لاتے اور موت کے بعد اُٹھنے کا یقین نہیں کرتے جو بے جان نطفہ سے جاندار حیوان پیدا کرتا ہے اُس کی قدرت سے مردہ کو زندہ کرنا کیا بعید ہے ف۱۴ کہ خلق اُس میں چین پاتی ہے اور دن کی تکان و ماندگی کو استراحت سے دور کرتی ہے اور شب بیدار زاہد تنہائی میں اپنے رب کی عبادت سے چین پاتے ہیں ف۱۵ کہ اُن کے دورے اور سیر سے عبادات و معاملات کے اوقات معلوم ہوں۔

الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿٩٧﴾ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ

بیان کر دیں علم والوں کے لیے اور وہی ہے جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا ف۱

فَمُسْتَقَرٌّ وَّمُسْتَوْدَعٌ ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّفْقَهُوْنَ ﴿٩٨﴾ وَ

پھر کہیں تمہیں ٹھہرنا ہے ف۲ اور کہیں امانت رہنا ف۳ بیشک ہم نے مفصل آیتیں بیان کر دیں سمجھ والوں کے لیے اور

هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ فَاَخْرَجْنَا

وہی ہے جس نے آسمان سے پانی اُتارا تو ہم نے اُس سے ہر اُگنے والی چیز نکالی ف۴ تو ہم نے اُس سے نکالی

مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا ۚ وَمِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ

سبزی جس میں سے دانے نکالتے ہیں ایک دوسرے پر چڑھے ہوئے اور کھجور کے گابھے سے پاس پاس گچھے

دَانِيَةٌ وَّجَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَّ

اور انگور کے باغ اور زیتون اور انار کسی بات میں ملتے اور

غَيْرَ مُتَشَابِهٍ ؕ اُنْظُرُوْٓا اِلٰى ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَيَنْعِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكُمْ

کسی بات میں الگ اسکا پھل دیکھو جب پھلے اور اس کا پکنا بیشک اس میں نشانیاں ہیں

لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٩٩﴾ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ

ایمان والوں کے لیے اور ف۵ اللہ کا شریک ٹھہرایا جنوں کو ف۶ حالانکہ اسی نے انکو

وَخَرَقُوْا لَهٗ بَنِيْنَ وَبَنٰتٍۭ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿١٠٠﴾

بنایا اور اُسکے لیے بیٹے اور بیٹیاں گڑھ لیں جہالت سے پاکی اور برتری ہے اُسکو اُنکی باتوں سے

بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اَنّٰى يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ

بے کسی نمونہ کے آسمانوں اور زمین کا بنانے والا اُس کے بچہ کہاں سے ہو حالانکہ اُس کی

صَاحِبَةٌ ؕ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿١٠١﴾ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ

عورت نہیں ف۷ اور اُس نے ہر چیز پیدا کی ف۸ اور وہ سب کچھ جانتا ہے یہ ہے اللہ تمہارا

رَبُّكُمْ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ

رب ف۹ اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں ہر چیز کا بنانے والا تو اُسے پوجو وہ ہر چیز پر

شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ﴿١٠٢﴾ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ ؗ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ۚ وَ

نگہبان ہے ف۱۰ آنکھیں اُسے احاطہ نہیں کرتیں ف۱۱ اور سب آنکھیں اُسکے احاطہ میں ہیں اور

ف۱ یعنی حضرت آدم سے ف۲ ماں کے رحم میں یا زمین کے اوپر ف۳ باپ کی پشت میں یا قبر کے اندر ف۴ پانی ایک اور اس سے جو چیزیں اُگائیں وہ قسم قسم اور رنگا رنگ

ف۵ باوجودیکہ ان دلائل قدرت و عجائب حکمت اور اس انعام و اکرام اور ان نعمتوں کے پیدا کرنے اور عطا فرمانے کا اقتضا تھا کہ اس کریم کارساز پر ایمان لاتے بجائے اس کے بت پرستوں نے یہ ستم کیا (جو آیت میں آگے مذکور ہے) کہ

ف۶ کہ اُن کی اطاعت کر کے بت پرست ہو گئے

ف۷ اور بے عورت اولاد نہیں ہوتی اور زوجہ اُسکی شان کے لائق نہیں کیونکہ کوئی شے اُسکی مثل نہیں ف۸ تو جو ہے وہ اُس کی مخلوق ہے اور مخلوق اولاد نہیں ہو سکتی تو کسی مخلوق کو اولاد بتانا باطل ہے

ف۹ جس کے صفات مذکور ہوئے اور جس کے یہ صفات ہوں وہی مستحق عبادت ہے ف۱۰ خواہ وہ رزق ہو یا اجل یا عمل

ف۱۱ مسائل ادراک کے معنی ہیں مرئی کے جوانب و حدود پر واقف ہونا اسی کو احاطہ کہتے ہیں ادراک کی یہی تفسیر حضرت سعید ابن مسیب اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے منقول ہے اور جمہور مفسرین ادراک کی تفسیر احاطہ سے فرماتے ہیں اور احاطہ اُسی چیز کا ہو سکتا ہے جس کے حدود و جہات ہوں اللہ تعالیٰ کے لیے حد و جہت محال ہے تو اُس کا ادراک و احاطہ بھی ناممکن یہی مذہب ہے اہل سنت کا خوارج و معتزلہ وغیرہ گمراہ فرقے ادراک اور رویت میں فرق نہیں کرتے اس لیے وہ اس گمراہی میں مبتلا ہو گئے کہ اُنھوں نے دیدار الٰہی کو محال عقلی قرار دیا باوجودیکہ نفی

منزل ٢

ع ١٢ ٦ ١٨

رویت نفی علم کو مستلزم ہے ورنہ جیسا کہ باری تعالیٰ بخلاف تمام موجودات کے بلا کیفیت و جہت جانا جا سکتا ہے ایسے ہی دیکھا بھی جا سکتا ہے کیونکہ اگر دوسری موجودات بغیر کیفیت و جہت کے دیکھی نہیں جا سکتی تو جانی بھی نہیں جا سکتی راز اسکا یہ ہے کہ رویت و دید کے معنی یہ ہیں کہ بصر کسی شے کو جیسی کہ وہ ہو ویسا جانے تو جو شے جہت والی ہو گی اُسکی رویت و دید جہت میں ہو گی اور جس کے لیے جہت نہ ہو گی اُسکی دید بے جہت ہو گی۔ دیدار الٰہی آخرت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار مومنین کے لیے اہلسنت کا عقیدہ اور قرآن و حدیث و اجماع صحابہ و سلف اُمت کے دلائل کثیرہ سے ثابت ہے قرآن کریم میں فرمایا وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ اس سے ثابت ہے کہ مومنین کو روز قیامت اُنکے رب کا دیدار میسر ہو گا اس کے علاوہ اور بہت آیات اور صحاح کی کثیر احادیث سے ثابت ہے اگر دیدار الٰہی ناممکن ہوتا تو حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام دیدار کا سوال نہ فرماتے رَبِّ اَرِنِيْٓ اَنْظُرْ اِلَيْكَ ارشاد نہ کرتے اور اُنکے جواب میں اِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِيْ نہ فرمایا جاتا ان دلائل سے ثابت ہو گیا کہ آخرت میں مومنین کیلیے دیدار الٰہی شرع میں ثابت ہے اور اسکا انکار گمراہی۔

هُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ﴿١٠٣﴾ قَدْ جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنْ اَبْصَرَ
وہی ہے پورا باطن پورا خبردار تمہارے پاس آنکھیں کھولنے والی دلیلیں آئیں تمہارے رب کی طرف سے
فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا ؕ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ﴿١٠٤﴾ وَكَذٰلِكَ
تو جس نے دیکھا تو اپنے بھلے کو اور جو اندھا ہوا اپنے برے کو اور میں تم پر نگہبان نہیں اور ہم اسی طرح
نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ وَلِيَقُوْلُوْا دَرَسْتَ وَلِنُبَيِّنَهٗ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿١٠٥﴾
آیتیں طرح طرح سے بیان کرتے ہیں ف۱ اور اس لیے کہ کافر بول اٹھیں کہ تم تو پڑھے ہو اور اس لیے کہ اسے علم والوں پر واضح کردیں
اِتَّبِعْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ وَاَعْرِضْ عَنِ
اس پر چلو جو تمہیں تمہارے رب کی طرف سے وحی ہوتی ہے ف۲ اس کے سوا کوئی معبود نہیں
الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٠٦﴾ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكُوْا ؕ وَمَا جَعَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ
اور مشرکوں سے منہ پھیر لو اور اللہ چاہتا تو وہ شرک نہیں کرتے اور ہم نے تمہیں ان پر
حَفِيْظًا ۚ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ﴿١٠٧﴾ وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ
نگہبان نہیں کیا اور تم ان پر کروڑے نہیں ف۳ اور انہیں گالی نہ دو جن کو وہ اللہ کے
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًاۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ كَذٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ
سوا پوجتے ہیں کہ وہ اللہ کی شان میں بے ادبی کریں گے زیادتی اور جہالت سے ف۳ یوں ہی ہم نے
اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ۪ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا
ہر امت کی نگاہ میں اس کے عمل بھلے کر دیے ہیں پھر انہیں اپنے رب کی طرف پھرنا ہے اور وہ انہیں بتادے گا جو
يَعْمَلُوْنَ ﴿١٠٨﴾ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ
کرتے تھے اور انہوں نے اللہ کی قسم کھائی اپنے حلف میں پوری کوشش سے کہ اگر ان کے پاس کوئی نشانی آئی
لَّيُؤْمِنُنَّ بِهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ وَمَا يُشْعِرُكُمْ ۙ اَنَّهَآ
تو ضرور اس پر ایمان لائیں گے تم فرمادو کہ نشانیاں تو اللہ کے پاس ہیں ف۵ اور تمہیں ف۶ کیا خبر
اِذَا جَآءَتْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٠٩﴾ وَنُقَلِّبُ اَفْئِدَتَهُمْ وَاَبْصَارَهُمْ كَمَا
کہ جب وہ آئیں تو یہ ایمان نہ لائیں گے اور ہم پھیر دیتے ہیں ان کے دلوں اور آنکھوں کو ف۷ جیسا
لَمْ يُؤْمِنُوْا بِهٖٓ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّنَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿١١٠﴾ ع ١٣
وہ پہلی بار اس پر ایمان نہ لائے تھے ف۸ اور انہیں چھوڑ دیتے ہیں کہ اپنی سرکشی میں بھٹکا کریں

ف۱ کہ حجت لازم ہو۔
ف۲ اور کفار کی بیہودہ گوئیوں کی طرف التفات نہ کرو اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تسکین خاطر ہے کہ آپ کفار کی یاوہ گوئیوں سے رنجیدہ نہ ہوں یہ ان کی بدنصیبی ہے کہ وہ ایسی واضح برہانوں سے فائدہ نہ اٹھائیں۔
ف۳ قتادہ کا قول ہے کہ مسلمان کفار کے بتوں کی برائی کیا کرتے تھے تاکہ کفار کو نصیحت ہو اور وہ بت پرستی کے عیب سے باخبر ہوں مگر ان ناخداشناس جاہلوں نے بجائے پند پذیر ہونے کے شان الٰہی میں بے ادبی کے ساتھ زبان کھولنی شروع کی اس پر یہ آیت نازل ہوئی اگرچہ بتوں کو برا کہنا اور ان کی حقیقت کا اظہار طاعت و ثواب ہے لیکن اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کفار کی بدگوئیوں کو روکنے کے لیے اس کو منع فرمایا گیا ابن انباری کا قول ہے کہ یہ حکم اول زمانہ میں تھا جب اللہ تعالیٰ نے اسلام کو قوت عطا فرمائی منسوخ ہوگیا۔

منزل ٢

ف۴ وہ جب چاہتا ہے حسب اقتضائے حکمت نازل فرماتا ہے
ف۵ اے مسلمانو۔
ف۶ حق کے ماننے اور دیکھنے سے
ف۷ ان آیات پر جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر ظاہر ہوئی تھیں مثل شق القمر وغیرہ معجزات باہرات کے۔

ع ١٣ / ١٠ / ١٩

وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَاۤ اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى وَحَشَرْنَا

اور اگر ہم ان کی طرف فرشتے اتارتے ف۱ اور ان سے مردے باتیں کرتے اور ہم

عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْۤا اِلَّاۤ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ وَلٰكِنَّ

ہر چیز ان کے سامنے اٹھا لاتے جب بھی وہ ایمان لانے والے نہ تھے ف۲ مگر یہ کہ خدا چاہتا ف۳ لیکن

اَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ

ان میں بہت نرے جاہل ہیں ف۴ اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے دشمن کیے

الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا ؕ

آدمیوں اور جنوں میں کے شیطان، ان میں ایک دوسرے پر خفیہ ڈالتا ہے بناوٹ کی بات ف۵ دھوکے کو

وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ وَلِتَصْغٰۤى

اور تمہارا رب چاہتا تو وہ ایسا نہ کرتے ف۶ تو انہیں ان کی بناوٹوں پر چھوڑ دو ف۷ اور اس لیے کہ اس

اِلَيْهِ اَفْـِٕدَةُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ وَ

ف۸ کی طرف ان کے دل جھکیں جنہیں آخرت پر ایمان نہیں اور اسے پسند کریں اور

لِيَقْتَرِفُوْا مَا هُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْتَغِيْ حَكَمًا وَّهُوَ

گناہ کمائیں جو انہیں کمانا ہے تو کیا اللہ کے سوا میں کسی اور کا فیصلہ چاہوں اور وہی ہے

الَّذِيْۤ اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا ؕ وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ

جس نے تمہاری طرف مفصل کتاب اتاری ف۹ اور جن کو ہم نے کتاب دی

يَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ مِّنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿۱۱۴﴾

وہ جانتے ہیں کہ یہ تیرے رب کی طرف سے سچ اترا ہے ف۱۰ تو اے سننے والے تو ہرگز شک والوں میں نہ ہو

وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا ؕ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَ

اور پوری ہے تیرے رب کی بات سچ اور انصاف میں اس کی باتوں کا کوئی بدلنے والا نہیں ف۱۱ اور

هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۱۱۵﴾ وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِي الْاَرْضِ

وہی ہے سنتا جانتا اور اے سننے والے زمین میں اکثر وہ ہیں کہ تو ان کے کہے پر چلے

يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ

تو تجھے اللہ کی راہ سے بہکا دیں وہ صرف گمان کے پیچھے ہیں ف۱۲ اور نری اٹکلیں

ف۱ شانِ نزول: ابن جریر کا قول ہے کہ یہ آیت استہزاء کرنیوالے قریش کی شان میں نازل ہوئی جنھوں نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ ہمارے مُردوں کو اُٹھا لائیے ہم اُن سے دریافت کریں کہ آپ جو فرماتے ہیں یہ حق ہے یا نہیں اور ہمیں فرشتے دکھائیے جو آپکے رسول ہونیکی گواہی دیں یا اللہ کو اور فرشتوں کو ہمارے سامنے لائیے اسکے جواب میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی

ف۲ وہ اہل شقاوت ہیں

ف۳ اسکی مشیت جو ہوتی ہے وہی ہوتا ہے جو اُس کے علم میں اہل سعادت ہیں وہ ایمان سے مشرف ہوتے ہیں

منزل ۲

ف۴ نہیں جانتے کہ یہ لوگ وہ نشانیاں بلکہ اُس سے زیادہ دیکھکر بھی ایمان لانے والے نہیں (جمل و مدارک)

ف۵ یعنی وسوسے اور فریب کی باتیں اغوا کرنے کے لیے

ف۶ لیکن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے امتحان میں ڈالتا ہے تاکہ اسکے محنت پر صابر رہنے سے ظاہر ہو جائے کہ یہ جزیل ثواب پانے والا ہے

ف۷ اللہ اُنھیں بدلا دیگا رسوا کریگا اور آپ کی مدد فرمائے گا ف۸ بناوٹ کی بات

ف۹ یعنی قرآن شریف جسمیں امر و نہی و وعد و وعید اور حق و باطل کا فیصلہ اور میرے صدق کی شہادت اور تمہارے افتراء کا بیان ہے شانِ نزول سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کہا کرتے تھے کہ آپ ہمارے اور اپنے درمیان ایک حکم مقرر کیجیے اُنکے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی

ف۱۰ کیونکہ اُنکے پاس اس کی دلیلیں ہیں

ف۱۱ کوئی اُسکی قضا کا تبدیل کرنیوالا نہ حکم کا رد کرنیوالا نہ اُسکا وعدہ خلاف ہو سکے بعض مفسرینؒ نے فرمایا کہ کلام جب تام ہے تو وہ قابل نقص و تغیر نہیں اور وہ قیامت تک تحریف و تغیر سے محفوظ ہے بعض مفسرین فرماتے ہیں معنی یہ ہیں کہ کسی کی قدرت نہیں کہ قرآن پاک میں تحریف کر سکے کیونکہ اللہ تعالیٰ اسکی حفاظت کا ضامن ہے (تفسیر ابو السعود) ف۱۲ اپنے جاہل اور گمراہ باپ دادا کی تقلید کرتے ہیں بصیرت و حق شناسی سے محروم ہیں۔

اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ﴿۱۱۶﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ مَنْ يَّضِلُّ عَنْ سَبِيْلِهٖ
دوڑاتے ہیں تیرا رب خوب جانتا ہے کہ کون بہکا اُس کی راہ سے

وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۱۱۷﴾ فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ
اور وہ خوب جانتا ہے ہدایت والوں کو تو کھاؤ اس میں سے جس پر اللہ کا نام لیا گیا ف۲ اگر

كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۸﴾ وَمَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ
تم اُس کی آیتیں مانتے ہو اور تمہیں کیا ہوا کہ اس میں سے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا گیا ف۳

عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ
وہ تم سے مفصل بیان کرچکا جو کچھ تم پر حرام ہوا ف۴ مگر جب تمہیں اس سے مجبوری ہو ف۵

وَاِنَّ كَثِيْرًا لَّيُضِلُّوْنَ بِاَهْوَآئِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ اِنَّ رَبَّكَ
اور بیشک بہتیرے اپنی خواہشوں سے گمراہ کرتے ہیں بے جانے بیشک تیرا رب

هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ
حد سے بڑھنے والوں کو خوب جانتا ہے اور چھوڑ دو کھلا اور چھپا گناہ

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوْا يَقْتَرِفُوْنَ ﴿۱۲۰﴾
وہ جو گناہ کماتے ہیں عنقریب اپنی کمائی کی سزا پائیں گے

وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ وَاِنَّ
اور اُسے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ف۶ اور وہ بیشک حکم عدولی ہے اور بیشک

الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰٓى اَوْلِيٰٓئِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ
شیطان اپنے دوستوں کے دلوں میں ڈالتے ہیں کہ تم سے جھگڑیں اور اگر تم اُن کا کہنا مانو ف۷

اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ
تو اُس وقت تم مشرک ہو ف۸ اور کیا وہ کہ مردہ تھا تو ہم نے اُسے زندہ کیا ف۹ اور اُسکے لیے ایک

نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِي الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ
نور کردیا ف۱۰ جس سے لوگوں میں چلتا ہے ف۱۱ وہ اس جیسا ہو جائیگا جو اندھیریوں میں ہے ف۱۲ اُن سے نکلنے والا نہیں

مِّنْهَا كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَكَذٰلِكَ
یونہی کافروں کی آنکھ میں اُن کے اعمال بھلے کردیئے گئے ہیں اور اسی طرح ہم نے

ذبح کیا گیا نہ وہ جو اپنی موت مرا یا بتوں کے نام پر ذبح کیا گیا وہ حرام ہے حلت اللہ کے نام پر ذبح ہونے سے متعلق ہے یہ مشرکین کے اس اعتراض کا جواب ہے کہ جو اُنھوں نے مسلمانوں پر کیا تھا کہ تم اپنا قتل کیا ہوا تو کھاتے ہو اور اللہ کا مارا ہوا یعنی جو اپنی موت مرے اسکو حرام جانتے ہو ف۳ ذبیحہ ف۴ مسئلہ اس سے ثابت ہوا کہ حرام چیزوں کا مفصل ذکر ہوتا ہے اور ثبوت حرمت کے لیے حکم حرمت درکار ہے اور جس چیز پر شریعت میں حرمت کا حکم نہ ہو وہ مباح ہے ف۵ تو عند الاضطرار بقدر ضرورت روا ہے ف۶ وقت ذبح نہ تحقیقاً نہ تقدیراً خواہ اسطرح کہ وہ جانور اپنی موت مرگیا ہو یا اسطرح کہ اسکو بغیر تسمیہ کے یا غیر خدا کے نام پر ذبح کیا گیا ہو یہ سب حرام ہیں لیکن جہاں مسلمان ذبح کرنے والا وقت ذبح بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہنا بھول گیا وہ ذبح جائز ہے وہاں ذکر تقدیری ہے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہوا ف۷ اور اللہ کے حرام کیے ہوئے کو حلال جانو ف۸ کیونکہ دین میں حکم الٰہی کو چھوڑنا اور دوسرے کے حکم کو ماننا اللہ کے سوا اور کو حاکم قرار دینا شرک ہے ف۹ مردہ سے کافر اور زندہ سے مومن مراد ہے کیونکہ کفر قلوب کیلیے موت ہے اور ایمان حیات ف۱۰ نور سے ایمان مراد ہے جسکی بدولت آدمی کفر کی تاریکیوں سے نجات پاتا ہے قتادہ کا قول ہے کہ نور سے کتاب اللہ یعنی قرآن مراد ہے ف۱۱ اور بینائی حاصل کرکے راہ حق کا امتیاز کرلیتا ہے ف۱۲ کفر و جہل وتیرہ باطنی کی یہ ایک مثال ہے جسمیں مومن و کافر کا حال بیان فرمایا گیا ہے کہ ہدایت پانیوالا مومن اُس مردہ کی طرح ہے جس نے زندگانی پائی اور اسکو نور ملا جس سے وہ مقصود کی راہ پاتا ہے اور کافر اُسکی مثل ہے جو طرح طرح کی اندھیریوں میں گرفتار ہوا اور ان سے نکل نہ سکے ہمیشہ حیرت میں مبتلا رہے یہ دونوں مثالیں ہر مومن و کافر کیلیے عام ہیں اگرچہ بقول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اس کی شانِ نزول یہ ہے کہ ابوجہل نے ایک روز سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی نجس چیز پھینکی تھی اُس روز حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شکار کو گئے ہوئے تھے جس وقت وہ ہاتھ میں کمان لیے ہوئے شکار سے واپس آئے تو اُنھیں اس واقعہ کی خبر دی گئی گو ابھی تک وہ ایمان سے مشرف نہ ہوئے تھے مگر یہ خبر سنکر انکو نہایت طیش آیا اور وہ ابوجہل پر چڑھ گئے اور اُسکو کمان سے مارنے لگے اور ابوجہل عاجزی و خوشامد کرنے لگا اور کہنے لگا اے ابویعلیٰ (حضرت امیر حمزہ کی کنیت ہے) کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ محمد مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کیسا دین لائے اور اُنھوں نے ہمارے معبودوں کو برا کہا اور ہمارے باپ دادا کی مخالفت کی اور ہمیں بد عقل بتایا اُس پر حضرت امیر حمزہ نے فرمایا تمھارے برابر بد عقل کون ہے کہ اللہ کو چھوڑ کر پتھروں کو پوجتے ہو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں اسی وقت حضرت امیر حمزہ اسلام لے آئے اسپر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو حضرت امیر حمزہ کا حال اس کے مشابہ ہے جو مردہ تھا ایمان نہ رکھتا تھا اللہ تعالیٰ نے اسکو زندہ کیا اور نور باطن عطا فرمایا اور ابوجہل کی شان یہی ہے کہ وہ کفر وجہل کی تاریکیوں میں گرفتار رہے اور

منزل ۲

ع ۱۴ ۱۱

جَعَلْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا لِيَمْكُرُوْا فِيْهَا ؕ وَمَا يَمْكُرُوْنَ

ہر بستی میں اُسکے مجرموں کے سرغنہ کیے کہ اس میں داؤں کھیلیں ف۱ اور داؤں نہیں کھیلتے

اِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ وَاِذَا جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ

مگر اپنی جانوں پر اور اُنہیں شعور نہیں ف۲ اور جب اُنکے پاس کوئی نشانی آئے تو کہتے ہیں ہم ہرگز

نُّؤْمِنَ حَتّٰى نُؤْتٰى مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ رُسُلُ اللّٰهِ ؔؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ

ایمان نہ لائینگے جبتک ہمیں بھی ویسا ہی نہ ملے جیسا اللہ کے رسولوں کو ملا ف۳ اللہ خوب جانتا ہے جہاں

يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ ؕ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا صَغَارٌ عِنْدَ اللّٰهِ

اپنی رسالت رکھے ف۴ عنقریب مجرموں کو اللہ کے یہاں ذلت پہنچے گی

وَعَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ ﴿۱۲۴﴾ فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ

اور سخت عذاب بدلا اُن کے مکر کا اور جسے اللہ راہ دکھانا چاہے

يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ۚ وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ

اُس کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیتا ہے ف۵ اور جسے گمراہ کرنا چاہے اُس کا

صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَآءِ ؕ كَذٰلِكَ

سینہ تنگ خوب رکا ہوا کردیتا ہے ف۶ گویا کسی کی زبردستی سے آسمان پر چڑھ رہا ہے

يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲۵﴾ وَهٰذَا صِرَاطُ

اللہ یونہی عذاب ڈالتا ہے ایمان نہ لانے والوں کو اور یہ ف۷ تمہارے رب کی سیدھی

رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًا ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۲۶﴾ لَهُمْ

راہ ہے ہم نے آیتیں مفصل بیان کردیں نصیحت ماننے والوں کے لیے اُن کے لیے

دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۷﴾

سلامتی کا گھر ہے اپنے رب کے یہاں اور وہ اُنکا مولیٰ ہے یہ اُنکے کاموں کا پھل ہے

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ۚ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِّنَ

اور جس دن اُن سب کو اُٹھائیگا اور فرمائیگا اے جن کے گروہ تم نے بہت آدمی گھیر لیے

الْاِنْسِ ۚ وَقَالَ اَوْلِيٰٓؤُهُمْ مِّنَ الْاِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا

ف۸ اور اُن کے دوست آدمی عرض کرینگے اے ہمارے رب ہم میں ایک نے

ف۱ اور طرح طرح کے حیلوں اور فریبوں اور مکاریوں سے لوگوں کو بہکاتے اور باطل کو رواج دینے کی کوشش کرتے ہیں۔

ف۲ کہ اسکا وبال اُنہیں پر پڑتا ہے

ف۳ یعنی جبتک ہمارے پاس وحی نہ آئے اور ہمیں نبی نہ بنایا جائے۔ شانِ نزول ولید بن مغیرہ نے کہا تھا کہ اگر نبوت حق ہو تو اُس کا زیادہ مستحق میں ہوں کیونکہ میری عمر سید عالم (صلی اللہ علیہ وسلم) سے زیادہ ہے اور مال بھی اسپر یہ آیت نازل ہوئی۔

ف۴ یعنی اللہ جانتا ہے کہ نبوت کی اہلیت اور اسکا استحقاق کسکو ہے کسکو نہیں عمر و مال سے کوئی مستحق نبوت نہیں ہوسکتا اور یہ طلبگارِ نبوت تو حسد کر بدعہدی وغیرہ قبائح افعال اور رذائل خصال میں مبتلا ہیں یہ کہاں اور نبوت کا منصب عالی کہاں

منزل ۲

ف۵ اسکو ایمان کی توفیق دیتا ہے اور اُسکے دل میں روشنی پیدا کرتا ہے۔

ف۶ کہ اس میں علم اور دلائل توحید و ایمان کی گنجائش نہ ہو تو اُس کی ایسی حالت ہوتی ہے کہ جب اسکو ایمان کی دعوت دیجاتی ہے اور اسلام کی طرف بلایا جاتا ہے تو وہ اسپر نہایت شاق ہوتا ہے اور اس کو بہت دشوار معلوم ہوتا ہے۔

ف۷ دین اسلام

ف۸ ان کو بہکایا اور اغوا کیا۔

بِبَعْضٍ وَّبَلَغْنَآ اَجَلَنَا الَّذِیْٓ اَجَّلْتَ لَنَا ؕ قَالَ النَّارُ مَثْوٰىكُمْ
دوسرے سے فائدہ اٹھایا ف۱ اور ہم اپنی اس میعاد کو پہنچے جو تو نے ہمارے لیے مقرر فرمائی تھی ف۲ فرمائیگا آگ تمہارا ٹھکانا ہے

خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ حَكِیْمٌ عَلِیْمٌ (۱۲۸)
ہمیشہ اس میں رہو مگر جسے خدا چاہے ف۳ اے محبوب بیشک تمہارا رب حکمت والا علم والا ہے

وَكَذٰلِكَ نُوَلِّیْ بَعْضَ الظّٰلِمِیْنَ بَعْضًۢا بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ (۱۲۹) ع ۱۵ ۸ ۲
اور یونہی ہم ظالموں میں ایک کو دوسرے پر مسلط کرتے ہیں بدلا ان کے کیے کا ف۴

یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ یَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ یَقُصُّوْنَ
اے جنوں اور آدمیوں کے گروہ کیا تمہارے پاس تم میں کے رسول نہ آئے تھے تم پر میری

عَلَیْكُمْ اٰیٰتِیْ وَیُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ یَوْمِكُمْ هٰذَا ؕ قَالُوْا شَهِدْنَا
آیتیں پڑھتے اور تمہیں یہ دن ف۵ دیکھنے سے ڈراتے ف۶ کہیں گے ہم نے اپنی جانوں پر گواہی

عَلٰۤى اَنْفُسِنَا وَغَرَّتْهُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا وَشَهِدُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ
دی ف۷ اور انہیں دنیا کی زندگی نے فریب دیا اور خود اپنی جانوں پر گواہی دیں گے

اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِیْنَ (۱۳۰) ذٰلِكَ اَنْ لَّمْ یَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى
کہ وہ کافر تھے ف۸ یہ ف۹ اس لیے کہ تیرا رب بستیوں کو ف۱۰ ظلم سے تباہ نہیں کرتا

بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ (۱۳۱) وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ؕ وَمَا رَبُّكَ
کہ ان کے لوگ بے خبر ہوں ف۱۱ اور ہر ایک کیلئے ف۱۲ انکے کاموں سے درجے ہیں اور تیرا رب

بِغَافِلٍ عَمَّا یَعْمَلُوْنَ (۱۳۲) وَرَبُّكَ الْغَنِیُّ ذُو الرَّحْمَةِ ؕ اِنْ یَّشَاْ یُذْهِبْكُمْ
ان کے اعمال سے بیخبر نہیں اور اے محبوب تمہارا رب بے پرواہ ہے رحمت والا اے لوگو وہ چاہے تو تمہیں لیجائے ف۱۳

وَیَسْتَخْلِفْ مِنْۢ بَعْدِكُمْ مَّا یَشَآءُ كَمَاۤ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ ذُرِّیَّةِ قَوْمٍ
اور جسے چاہے تمہاری جگہ لائے جیسے تمہیں اوروں کی اولاد سے پیدا کیا

اٰخَرِیْنَ (۱۳۳) اِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ ۙ وَّمَاۤ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِیْنَ (۱۳۴) قُلْ
ف۱۴ بیشک جسکا تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے ف۱۵ ضرور آنے والی ہے اور تم تھکا نہیں سکتے تم فرماؤ

یٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّیْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ
اے میری قوم تم اپنی جگہ پر کام کیے جاؤ میں اپنا کام کرتا ہوں تو اب جاننا چاہتے ہو کس کا

ف۱ اسطرح کہ انسانوں نے شہوات و معاصی میں اُنسے مدد پائی اور جنوں نے انسانوں کو اپنا مطیع بنایا آخرکار اسکا نتیجہ پایا ف۲ وقت گزر گیا قیامت کا دن آگیا حسرت و ندامت باقی رہ گئی ف۳ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ استثنا اس قوم کی طرف راجع ہے جنکی نسبت علم الٰہی میں ہے کہ وہ اسلام لائیں گے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کرینگے اور جہنم سے نکالے جائیں گے ف۴ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اللہ جب کسی قوم کی بھلائی چاہتا ہے تو اچھوں کو اُنپر مسلط کرتا ہے بُرائی چاہتا ہے تو بُروں کو اس سے یہ نتیجہ برآمد ہوتا ہے کہ جو قوم ظالم ہوتی ہے اُس پر ظالم بادشاہ مسلط کیا جاتا ہے تو جو اُس ظالم کے پنجۂ ظلم سے رہائی چاہیں اُنھیں چاہیے کہ ظلم ترک کریں ف۵ یعنی روز قیامت ف۶ اور عذاب الٰہی کا خوف دلاتے ف۷ کافر جن اور انسان اقرار کرینگے کہ رسول اُنکے پاس آئے اور اُنھوں نے زبانی پیام پہونچائے اور اس دن کے پیش آنیوالے حالات کا خوف دلایا لیکن کافروں نے اُنکی تکذیب کی اور اُنپر ایمان نہ لائے

منزل ۲

کفار کا یہ اقرار اسوقت ہوگا جبکہ اُنکے اعضاء و جوارح اُنکے شرک و کفر کی شہادتیں دینگے ف۸ قیامت کا دن بہت طویل ہوگا اور اسمیں حالات بہت مختلف پیش آئیں گے جب کفار مومنین کے انعام و اکرام اور عزت و منزلت کو دیکھیں گے تو اپنے کفر و شرک سے مُنکر ہو جائینگے اور اس خیال سے کہ شاید مکر جانے سے کچھ کام بنے یہ کہیں گے وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِیْنَ یعنی خدا کی قسم ہم مشرک نہ تھے اسوقت اُنکے مونہوں پر مہریں لگا دی جائینگی اور اُنکے اعضاء اُنکے شرک و کفر کی گواہی دینگے اُسی کی نسبت اس آیت میں ارشاد ہوا وَشَهِدُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِیْنَ ف۹ یعنی رسولوں کی بعثت ف۱۰ انکی معصیت اور ف۱۱ بلکہ رسول بھیجے جاتے ہیں وہ اُنھیں ہدایتیں فرماتے ہیں حجتیں قائم کرتے ہیں اسپر بھی وہ سرکشی کرتے ہیں تب ہلاک کیے جاتے ہیں ف۱۲ خواہ وہ نیک ہو یا بد نیکی اور بدی کے درجے ہیں اُنہی کے مطابق ثواب و عذاب ہوگا ف۱۳ یعنی ہلاک کردے ف۱۴ اور انکا جانشین بنایا ف۱۵ وہ چیز خواہ قیامت ہو یا مرنے کے بعد اُٹھنا یا حساب یا ثواب و عذاب

تَكُونُ لَهُ عَاقِبَةُ الدَّارِ ۗ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ ﴿١٣٥﴾ وَجَعَلُوا لِلَّهِ

رہتا ہے آخرت کا گھر بے شک ظالم فلاح نہیں پاتے اور ف اللہ نے جو کھیتی

مِمَّا ذَرَأَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْأَنْعَامِ نَصِيبًا فَقَالُوا هَٰذَا لِلَّهِ بِزَعْمِهِمْ

اور مویشی پیدا کیے اُن میں اُسے ایک حصہ دار ٹھہرایا تو بولے یہ اللہ کا ہے اُن کے خیال میں

وَهَٰذَا لِشُرَكَائِنَا ۖ فَمَا كَانَ لِشُرَكَائِهِمْ فَلَا يَصِلُ إِلَى اللَّهِ ۖ وَ

اور یہ ہمارے شریکوں کا ف۲ تو وہ جو اُنکے شریکوں کا ہے وہ تو خدا کو نہیں پہنچتا اور

مَا كَانَ لِلَّهِ فَهُوَ يَصِلُ إِلَىٰ شُرَكَائِهِمْ ۗ سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ ﴿١٣٦﴾

جو خدا کا ہے وہ اُنکے شریکوں کو پہنچتا ہے کیا ہی بُرا حکم لگاتے ہیں ف۳

وَكَذَٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيرٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ قَتْلَ أَوْلَادِهِمْ شُرَكَاؤُهُمْ

اور یونہی بہت مشرکوں کی نگاہ میں اُنکے شریکوں نے اولاد کا قتل بھلا کر دکھایا ہے ف۴

لِيُرْدُوهُمْ وَلِيَلْبِسُوا عَلَيْهِمْ دِينَهُمْ ۖ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا فَعَلُوهُ ۖ

کہ اُنھیں ہلاک کریں اور اُنکا دین اُن پر مشتبہ کردیں ف۵ اور اللہ چاہتا تو ایسا نہ کرتے

فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُونَ ﴿١٣٧﴾ وَقَالُوا هَٰذِهِ أَنْعَامٌ وَحَرْثٌ حِجْرٌ

تو تم اُنھیں چھوڑ دو وہ ہیں اور اُنکے افترا اور بولے ف۶ یہ مویشی اور کھیتی روکی ہوئی ف۷ ہے

لَا يَطْعَمُهَا إِلَّا مَنْ نَشَاءُ بِزَعْمِهِمْ وَأَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُورُهَا

اسے وہی کھائے جسے ہم چاہیں اپنے جھوٹے خیال سے ف۸ اور کچھ مویشی ہیں جن پر چڑھنا حرام ٹھہرایا

وَأَنْعَامٌ لَا يَذْكُرُونَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا افْتِرَاءً عَلَيْهِ ۚ سَيَجْزِيهِمْ

ف۹ اور کچھ مویشی کے ذبح پر اللہ کا نام نہیں لیتے ف۱۰ یہ سب اللہ پر جھوٹ باندھنا ہے عنقریب وہ

بِمَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿١٣٨﴾ وَقَالُوا مَا فِي بُطُونِ هَٰذِهِ الْأَنْعَامِ

وہ اُنھیں بدلا دے گا اُنکے افتراؤں کا اور بولے جو اُن مویشی کے پیٹ میں ہے

خَالِصَةٌ لِذُكُورِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلَىٰ أَزْوَاجِنَا ۖ وَإِنْ يَكُنْ

وہ نرا ہمارے مردوں کا ہے ف۱۱ اور ہماری عورتوں پر حرام ہے اور مرا ہوا

مَيْتَةً فَهُمْ فِيهِ شُرَكَاءُ ۚ سَيَجْزِيهِمْ وَصْفَهُمْ ۚ إِنَّهُ حَكِيمٌ

نکلے تو وہ سب ف۱۲ اس میں شریک ہیں قریب ہے کہ اللہ اُنھیں اُن کی ان باتوں کا بدلا دیگا بیشک وہ حکمت

تھا زمانۂ جاہلیت میں مشرکین کا طریقہ تھا کہ وہ اپنی کھیتیوں اور درختوں کے پھلوں اور چوپایوں اور تمام مالوں میں سے ایک حصہ تو اللہ کا مقرر کرتے تھے اور ایک حصہ بتوں کا تو جو حصہ اللہ کے لیے مقرر کرتے تھے اُسکو تو مہمانوں اور مسکینوں پر صرف کر دیتے تھے اور جو بتوں کیلیے مقرر کرتے تھے وہ خاص انپر اور انکے خادموں پر صرف کرتے اور جو حصہ اللہ کیلیے مقرر کرتے اگر اس میں سے کچھ بتوں والے حصہ میں مل جاتا تو اُسے چھوڑ دیتے اور اگر بتوں والے حصہ میں سے کچھ اس میں ملتا تو اسکو نکال کر پھر بتوں ہی کے حصہ میں شامل کر دیتے اس آیت میں اُنکی اس جہالت و بدعقلی کا ذکر فرما کر اُنپر تنبیہ فرمائی گئی ف۲ یعنی بتوں کا ف۳ اور انتہا درجے کے جہل میں گرفتار ہیں خالق منعم کے عزت و جلال کی اُنھیں ذرا بھی معرفت نہیں اور فساد عقل اس حد تک پہنچ گیا کہ اُنھوں نے بے جان بتوں پتھر کی تصویروں کو کارساز عالم کے برابر کر دیا اور جیسا اُس کے لیے حصہ مقرر کیا ایسا ہی بتوں کیلیے بھی کیا بیشک یہ بہت ہی بُرا فعل اور انتہا کا جہل اور عظیم خطا و ضلال ہے اس کے بعد اُنکے جہل و ضلالت کی ایک اور حالت ذکر فرمائی جاتی ہے

ف۴ یہاں شریکوں سے مراد وہ شیاطین ہیں جنکی اطاعت کے شوق میں مشرکین

منزل ۲

اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور اُس کی معصیت گوارا کرتے تھے اور ایسے قبائح افعال اور جاہلانہ افعال کے مرتکب ہوتے تھے جنکو عقل صحیح کبھی گوارا نہ کر سکے اور جنکی قباحت میں ادنے سمجھ کے آدمی کو بھی تردد نہ ہو بت پرستی کی شامت سے وہ ایسے فساد عقل میں مبتلا ہوئے کہ حیوانوں سے بدتر ہو گئے اور اولاد جس کے ساتھ ہر جاندار کو فطرۃً محبت ہوتی ہے شیاطین کے اتباع میں اسکا بے گناہ خون کرنا اُنھوں نے گوارا کیا اور اسکو اچھا سمجھنے لگے ف۵ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ لوگ پہلے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے دین پر تھے شیاطین نے اُنکو اغوا کر کے ان گمراہیوں میں ڈالا تاکہ اُنھیں دین اسمٰعیلی سے منحرف کرے ف۶ مشرکین اپنے بعض مویشیوں اور کھیتیوں کو اپنے باطل معبودوں کے ساتھ نامزد کر کے ف۷ ممنوع الانتفاع ف۸ یعنی بتوں کی خدمت کرنے والے وغیرہ ف۹ جنکو بحیرہ سائبہ حامی کہتے ہیں ف۱۰ بلکہ ان بتوں کے نام پر ذبح کرتے ہیں اور ان تمام افعال کی نسبت یہ خیال کرتے ہیں کہ اُنھیں اللہ نے اسکا حکم دیا ہے ف۱۱ صرف اُنھیں کیلیے حلال ہے اگر زندہ پیدا ہو ف۱۲ مرد و عورت۔

ف۱ شانِ نزول: یہ آیت زمانۂ جاہلیت کے اُن لوگوں کے حق میں نازل ہوئی جو اپنی لڑکیوں کو نہایت سنگدلی اور بے رحمی کے ساتھ زندہ درگور کردیا کرتے تھے ربیعہ و مضر وغیرہ قبائل میں اسکا بہت رواج تھا اور جاہلیت کے بعض لوگ لڑکوں کو بھی قتل کرتے تھے اور بے رحمی کا یہ عالم تھا کہ کتوں کی پرورش کرتے اور اولاد کو قتل کرتے تھے اُن کی نسبت یہ ارشاد ہوا کہ تباہ ہوئے اس میں شک نہیں کہ اولاد اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے اور اس کی ہلاکت سے اپنی تعداد کم ہوتی ہے اپنی نسل مٹتی ہے یہ دنیا کا خسارہ ہے گھر کی تباہی ہے اور آخرت میں اس پر عذاب عظیم ہے تو یہ عمل دنیا اور آخرت دونوں میں تباہی کا باعث ہوا اور اپنی دنیا اور آخرت دونوں کو تباہ کرلینا اور اولاد جیسی عزیز اور پیاری چیز کے ساتھ اس قسم کی سفاکی اور بے دردی گوارا کرنا انتہا درجہ کی حماقت اور جہالت ہے۔

ف۲ یعنی بحیرہ سائبہ حامی وغیرہ جو مذکور ہوچکے

ف۳ کیونکہ وہ یہ گمان کرتے ہیں کہ ایسے مذموم افعال کا اللہ نے حکم دیا ہے انکا یہ خیال اللہ پر افترا ہے

ف۴ حق و صواب کی

ف۵ یعنی ٹٹیوں پر قائم کیے ہوئے مثل انگور وغیرہ کے

ف۶ رنگ اور مزے اور مقدار اور خوشبو میں باہم مختلف

ف۷ مثلاً رنگ میں یا پتوں میں

ف۸ مثلاً ذائقہ اور تاثیر میں

ف۹ معنی یہ ہیں کہ یہ چیزیں جب پھلیں کھانا تو اُسی وقت سے تمہارے لیے مباح ہے اور اس کی زکوٰۃ یعنی عشر اسکے کامل ہونے کے بعد واجب ہوتا ہے جب کھیتی کاٹی جائے یا پھل توڑے جائیں مسئلہ لکڑی بانس گھاس کے سوا زمین کی باقی پیداوار میں اگر یہ پیداوار بارش سے ہو تو اس میں عشر واجب ہوتا ہے اور اگر رہٹ وغیرہ سے ہو تو نصف عشر

ف۱۰ حضرت مترجم قدس سرہٗ نے اسراف کا ترجمہ بیجا خرچ کرنا فرمایا نہایت ہی نفیس ترجمہ ہے اگر کل مال خرچ کر ڈالا اور اپنے عیال کو کچھ نہ دیا اور خود فقیر بن بیٹھا تو سُدّی کا قول ہے کہ یہ خرچ بیجا ہے اور اگر صدقہ دینے ہی سے ہاتھ روک لیا تو یہ بھی بیجا اور داخلِ اسراف ہے جیسا کہ سعید بن مُسَیَّب رضی اللہ عنہ نے فرمایا سفیان کا قول ہے کہ اللہ کی اطاعت کے سوا اور کام میں جو مال خرچ کیا جائے وہ قلیل بھی ہو تو اسراف ہے زہری کا قول ہے کہ اسکے معنی یہ ہیں کہ معصیت میں خرچ نہ کرو مجاہد نے کہا کہ حق اللہ میں کوتاہی کرنا اسراف ہے اور اگر ابوقُبیس پہاڑ سونا ہو اور اس تمام کو راہِ خدا میں خرچ کردو تو اسراف نہ ہو اور ایک درہم معصیت میں خرچ کرو تو اسراف ف۱۱ چوپائے دو قسم کے ہوتے ہیں

عَلِيمٌ ﴿١٣٩﴾ قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ قَتَلُوا أَوْلَادَهُمْ سَفَهًا بِغَيْرِ عِلْمٍ وَ

علم والا ہے۔ بیشک تباہ ہوئے وہ جو اپنی اولاد کو قتل کرتے ہیں احمقانہ جہالت سے ف۱ اور

حَرَّمُوا مَا رَزَقَهُمُ اللَّهُ افْتِرَاءً عَلَى اللَّهِ ۚ قَدْ ضَلُّوا وَمَا كَانُوا

حرام ٹھہراتے ہیں وہ جو اللہ نے انہیں روزی دی ف۲ اللہ پر جھوٹ باندھنے کو ف۳ بیشک وہ بہکے اور راہ نہ پائی

مُهْتَدِينَ ﴿١٤٠﴾ ع ۱۶ وَهُوَ الَّذِي أَنشَأَ جَنَّاتٍ مَّعْرُوشَاتٍ وَغَيْرَ

ف۴ اور وہی ہے جس نے پیدا کیے باغ کچھ زمین پر چھے ہوئے ف۵ اور کچھ

مَعْرُوشَاتٍ وَالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا أُكُلُهُ وَالزَّيْتُونَ وَ

بے چھے اور کھجور اور کھیتی جس میں رنگ رنگ کے کھانے ف۶ اور زیتون اور

الرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۚ كُلُوا مِن ثَمَرِهِ إِذَا أَثْمَرَ

انار کسی بات میں ملتے ف۷ اور کسی میں الگ ف۸ کھاؤ اس کا پھل جب پھل لائے

وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ ۖ وَلَا تُسْرِفُوا ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ ﴿١٤١﴾

اور اُس کا حق دو جس دن کٹے ف۹ اور بیجا نہ خرچو ف۱۰ بیشک بیجا خرچنے والے اُسے پسند نہیں

وَمِنَ الْأَنْعَامِ حَمُولَةً وَفَرْشًا ۚ كُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ وَ

اور مویشی میں سے کچھ بوجھ اٹھانے والے اور کچھ زمین پر بچھے ف۱۱ کھاؤ اس میں سے جو اللہ نے تمہیں روزی دی اور

لَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ ۚ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ﴿١٤٢﴾ ثَمَانِيَةَ

شیطان کے قدموں پر نہ چلو بیشک وہ تمہارا صریح دشمن ہے آٹھ نر

أَزْوَاجٍ ۖ مِّنَ الضَّأْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ۗ قُلْ آلذَّكَرَيْنِ

و مادہ ایک جوڑ بھیڑ کا اور ایک جوڑ بکری کا تم فرماؤ کیا اُس نے دونوں نر

حَرَّمَ أَمِ الْأُنثَيَيْنِ أَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ أَرْحَامُ الْأُنثَيَيْنِ ۖ

حرام کیے یا دونوں مادہ یا وہ جسے دونوں مادہ پیٹ میں لیے ہیں ف۱۲

نَبِّئُونِي بِعِلْمٍ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿١٤٣﴾ وَمِنَ الْإِبِلِ اثْنَيْنِ

کسی علم سے بتاؤ اگر تم سچے ہو اور ایک جوڑ اونٹ کا

وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ ۗ قُلْ آلذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ أَمِ الْأُنثَيَيْنِ أَمَّا

اور ایک جوڑ گائے کا تم فرماؤ کیا اُسے دونوں نر حرام کیے یا دونوں مادہ یا وہ

منزل ۲

کچھ بوجھ اٹھانے والے جو لادنے کے کام میں آتے ہیں کچھ چھوٹے مثل بکری وغیرہ کے جو اس قابل نہیں انہیں سے جو اللہ تعالیٰ نے حلال کیے انہیں کھاؤ اور اہلِ جاہلیت کی طرح اللہ کی حلال فرمائی ہوئی چیزوں کو حرام نہ ٹھہراؤ ف۱۲ یعنی اللہ تعالیٰ نے نہ بھیڑ بکری کے نر حرام کیے نہ انکی مادائیں حرام کیں نہ انکی اولاد انہیں سے تمہارا یہ فعل کہ کبھی نر حرام ٹھہراؤ کبھی مادہ کبھی اُنکے بچے یہ سب تمہارا اختراع ہے اور ہوائے نفس کا اتباع کوئی حلال چیز کسی کے حرام کرنے سے حرام نہیں ہوتی۔

ف اس آیت میں اہل جاہلیت کو توبیخ کی گئی جو اپنی طرف سے حلال چیزوں کو حرام ٹھیرالیا کرتے تھے جنکا ذکر اوپر کی آیات میں آچکا ہے جب اسلام میں احکام کا بیان ہوا تو انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جدال کیا اور انکا خطیب مالک بن عوف جشمی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا کہ یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم نے سنا ہے آپ ان چیزوں کو حرام کرتے ہیں جو ہمارے باپ دادا کرتے چلے آئے ہیں حضور نے فرمایا تم نے بغیر کسی اصل کے چند

اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ أَرْحَامُ الْأُنثَيَيْنِ ۖ أَمْ كُنتُمْ شُهَدَاءَ إِذْ

جسے دونوں مادہ پیٹ میں لیے ہیں ف کیا تم موجود تھے جب

وَصَّاكُمُ اللَّهُ بِهَٰذَا ۚ فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا

اللہ نے تمہیں یہ حکم دیا ف تو اس سے بڑھکر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے

لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ﴿١٤٤﴾

کہ لوگوں کو اپنی جہالت سے گمراہ کرے بے شک اللہ ظالموں کو راہ نہیں دکھاتا

قُل لَّا أَجِدُ فِي مَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَىٰ طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ

تم فرماؤ ف میں نہیں پاتا اُس میں جو میری طرف وحی ہوئی کسی کھانے والے پر کوئی کھانا حرام ف

إِلَّا أَن يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَمًا مَّسْفُوحًا أَوْ لَحْمَ خِنزِيرٍ فَإِنَّهُ

مگر یہ کہ مردار ہو یا رگوں کا بہتا خون ف یا بد جانور کا گوشت وہ

رِجْسٌ أَوْ فِسْقًا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ

نجاست ہے یا وہ بے حکمی کا جانور جسکے ذبح میں غیر خدا کا نام پکارا گیا تو جو ناچار ہوا ف نہ یوں کہ آپ خواہش کرے

وَلَا عَادٍ فَإِنَّ رَبَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١٤٥﴾ وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا

اور نہ یوں کہ ضرورت سے بڑھے تو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ف اور یہودیوں پر ہم نے حرام کیا

كُلَّ ذِي ظُفُرٍ ۖ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُومَهُمَا

ہر ناخن والا جانور ف اور گائے اور بکری کی چربی اُنپر حرام کی

إِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُورُهُمَا أَوِ الْحَوَايَا أَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ۚ ذَٰلِكَ

مگر جو اُن کی پیٹھ میں لگی ہو یا آنت یا ہڈی سے ملی ہو ہم نے یہ

جَزَيْنَاهُم بِبَغْيِهِمْ ۖ وَإِنَّا لَصَادِقُونَ ﴿١٤٦﴾ فَإِن كَذَّبُوكَ فَقُل

اُن کی سرکشی کا بدلہ دیا ف اور بیشک ہم ضرور سچے ہیں پھر اگر وہ تمہیں جھٹلائیں تو تم فرماؤ

رَّبُّكُمْ ذُو رَحْمَةٍ وَاسِعَةٍ وَلَا يُرَدُّ بَأْسُهُ عَنِ الْقَوْمِ

کہ تمہارا رب وسیع رحمت والا ہے ف اور اُس کا عذاب مجرموں پر سے نہیں ٹالا جاتا

الْمُجْرِمِينَ ﴿١٤٧﴾ سَيَقُولُ الَّذِينَ أَشْرَكُوا لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا أَشْرَكْنَا

ف۱۱ اب کہیں گے مشرک ف۱۲ کہ اللہ چاہتا تو نہ ہم شرک کرتے

قسمیں چوپایوں کی حرام کرلیں اور اللہ تعالیٰ نے آٹھ نر و مادہ اپنے بندوں کے کھانے اور اُن کے نفع اُٹھانے کیلئے پیدا کیے تم نے کہاں سے انھیں حرام کیا اُن میں حُرمت نر کی طرف سے آئی یا مادہ کی طرف سے مالک بن عوف یہ سنکر ساکت اور متحیر رہ گیا اور کچھ نہ بول سکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بولتا کیوں نہیں کہنے لگا آپ فرمایئے میں سنونگا سبحان اللہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام کی قوت اور زور نے اہل جاہلیت کے خطیب کو ساکت و حیران کر دیا اور وہ بول ہی کیا سکتا تھا اگر کہتا کہ نر کی طرف سے حرمت آئی تو لازم ہوتا کہ تمام نر حرام ہوں اگر کہتا کہ مادہ کی طرف سے تو ضروری ہوتا کہ ہر ایک مادہ حرام ہو اور اگر کہتا جو پیٹ میں ہے وہ حرام ہے تو پھر سب ہی حرام ہو جاتے کیونکہ جو پیٹ میں رہتا ہے وہ نر ہوتا ہے یا مادہ وہ جو تخصیص قائم کرتے تھے اور بعض کو حلال اور بعض کو حرام قرار دیتے تھے اس حجت نے انکے اس دعوی تحریم کو باطل کر دیا علاوہ بریں اُنسے یہ دریافت کرنا کہ اللہ نے نر حرام کیے ہیں یا مادہ یا اُنکے بچے یہ منکر نبوت مخالف کو اقرار نبوت پر مجبور کرتا تھا کیونکہ جبتک نبوت کا واسطہ نہ ہو تو اللہ تعالیٰ کی مرضی اور اُس کا کسی چیز کو حرام فرمانا کیسے جانا جا سکتا ہے چنانچہ اگلے جملے نے اسکو صاف کیا ہے۔

منزل ۲

ف جب یہ نہیں ہے اور نبوت کا تو اقرار نہیں کرتے تو اُن احکام حرمت کو اللہ کی طرف نسبت کرنا کذب و باطل و افترا ئے خالص ہے

ف ان جاہل مشرکوں سے جو حلال چیزوں کو اپنی خواہش نفس سے حرام کر لیتے ہیں

ف اس میں تنبیہ ہے کہ حُرمت جہت شرع سے ثابت ہوتی ہے نہ ہوائے نفس سے مسئلہ تو جس چیز کی حرمت شرع میں وارد نہ ہو اسکو ناجائز و حرام کہنا باطل۔ ثبوت حرمت خواہ وحی قرآنی سے ہو یا وحی حدیث سے یہی معتبر ہے۔

ف تو جو خون بہتا نہ ہو مثل جگر و تلی کے وہ حرام نہیں

ف اور ضرورت نے اُسے اُن چیزوں میں سے کسی کے کھانے پر مجبور کیا ایسی حالت میں مضطر ہو کر اُس نے کچھ کھایا

ف اس پر مواخذہ نہ فرمائے گا

ف جو انگلی رکھتا ہو خواہ چوپایہ ہو یا پرند اس میں اونٹ اور شتر مرغ داخل ہیں (مدارک) بعض مفسرین کا قول ہے کہ یہاں شتر مرغ اور بط اور اونٹ خاص طور پر مراد ہیں

ف یہود اپنی سرکشی کے باعث ان چیزوں سے محروم کیے گئے لہذا یہ چیزیں انپر حرام رہیں اور ہماری شریعت میں گائے بکری کی چربی اور اونٹ اور بط اور شتر مرغ حلال ہیں اسی پر صحابہ اور تابعین کا اجماع ہے (تفسیر احمدی) ف مکذبین کو مہلت دیتا ہے اور عذاب میں جلدی نہیں فرماتا تاکہ اُنھیں ایمان لانے کا موقع ملے ف۱۱ اپنے وقت پر آہی جاتا ہے ف۱۲ یہ خبر غیب ہے کہ جو بات وہ کہنے والے تھے وہ بات پہلے سے بیان فرما دی۔

وَلَآ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَيْءٍ ؕ كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ

نہ ہمارے باپ دادا نہ ہم کچھ حرام ٹھہراتے ف۱ ایسا ہی ان سے اگلوں نے جھٹلایا تھا

مِنْ قَبْلِهِمْ حَتّٰى ذَاقُوْا بَاْسَنَا ؕ قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ عِلْمٍ

یہاں تک کہ ہمارا عذاب چکھا ف۲ تم فرماؤ کیا تمہارے پاس کوئی علم ہے

فَتُخْرِجُوْهُ لَنَا ؕ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ اَنْتُمْ اِلَّا

کہ اسے ہمارے لیے نکالو تم تو نرے گمان کے پیچھے ہو اور تم یوں ہی تخمینے

تَخْرُصُوْنَ ﴿۱۴۸﴾ قُلْ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ۚ فَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ

کرتے ہو ف۳ تم فرماؤ تو اللہ ہی کی حجت پوری ہے ف۴ تو وہ چاہتا تو تم سب کو ہدایت

اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۴۹﴾ قُلْ هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمُ الَّذِيْنَ يَشْهَدُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ

فرماتا تم فرماؤ لاؤ اپنے وہ گواہ جو گواہی دیں کہ اللہ نے اسے

حَرَّمَ هٰذَا ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ

حرام کیا ف۵ پھر اگر وہ گواہی دے بیٹھیں ف۶ تو تو اے سننے والے ان کے ساتھ گواہی نہ دینا اور ان کی خواہشوں کے پیچھے

اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ

نہ چلنا جو ہماری آیتیں جھٹلاتے ہیں اور جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے

وَهُمْ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ﴿۱۵۰﴾ ع قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ ع ۱۸ / ۶ / ۵

اور اپنے رب کا برابر والا ٹھہراتے ہیں ف۷ تم فرماؤ آؤ میں تمہیں پڑھ سناؤں جو تم پر تمہارے رب نے

عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۚ وَ

حرام کیا ف۸ یہ کہ اس کا کوئی شریک نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو ف۹ اور

لَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ ۚ

اپنی اولاد قتل نہ کرو مفلسی کے باعث ہم تمہیں اور انہیں سب کو رزق دیں گے ف۱۰

وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۚ وَلَا تَقْتُلُوا

اور بے حیائیوں کے پاس نہ جاؤ جو ان میں کھلی ہیں اور جو چھپی ف۱۱ اور جس جان کی

النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ

اللہ نے حرمت رکھی اسے ناحق نہ مارو ف۱۲ یہ تمہیں حکم فرمایا ہے کہ تمہیں

ف۱ ہم نے جو کچھ کیا یہ سب اللہ کی مشیت سے ہوا یہ دلیل ہے اس کی کہ وہ اس سے راضی ہے

ف۲ اور یہ عذر باطل ان کے کچھ کام نہ آیا کیونکہ کسی امر کا مشیت میں ہونا اس کی مرضی و مامور ہونے کو مستلزم نہیں مرضی وہی ہے جو انبیاء کے واسطے سے بتائی گئی اور اس کا امر فرمایا گیا ف۳ اور غلط اٹکلیں چلاتے ہو

ف۴ کہ اس نے رسول بھیجے کتابیں نازل فرمائیں راہ حق واضح کر دی

ف۵ جسے تم اپنے لیے حرام قرار دیتے ہو اور کہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کا حکم دیا ہے یہ گواہی اس لیے طلب کی گئی کہ ظاہر ہو جائے کہ کفار کے پاس کوئی شاہد نہیں ہے اور جو وہ کہتے ہیں وہ ان کی تراشیدہ بات ہے

ف۶ اس میں تنبیہ ہے کہ اگر یہ شہادت واقع ہو بھی تو وہ محض اتباع ہوا اور کذب باطل ہوگی

ف۷ بتوں کو معبود مانتے ہیں اور شرک میں گرفتار ہیں

ف۸ اس کا بیان یہ ہے

ف۹ کیونکہ تم پر ان کے بہت حقوق ہیں انہوں نے تمہاری پرورش کی تمہارے ساتھ شفقت اور مہربانی کا سلوک کیا تمہاری ہر خطرے سے نگہبانی کی ان کے حقوق کا لحاظ نہ کرنا اور ان کے ساتھ حسن سلوک کا ترک کرنا حرام ہے

منزل ۲

ف۱۰ اس میں اولاد کو زندہ در گور کرنے اور مار ڈالنے کی حرمت بیان فرمائی گئی جس کا اہل جاہلیت میں دستور تھا کہ وہ اکثر ناداری کے اندیشہ سے اولاد کو ہلاک کرتے تھے انہیں بتایا گیا کہ روزی دینے والا تمہارا ان کا سب کا اللہ ہے پھر تم کیوں قتل جیسے شدید جرم کا ارتکاب کرتے ہو

ف۱۱ کیونکہ انسان جب کھلے اور ظاہر گناہ سے بچے اور چھپے گناہ سے پرہیز نہ کرے تو اس کا ظاہر گناہ سے بچنا بھی للّٰہیت سے نہیں لوگوں کے دکھانے اور ان کی بدگوئی سے بچنے کے لیے ہے اور اللہ کی رضا و ثواب کا مستحق وہ ہے جو اس کے خوف سے گناہ ترک کرے

ف۱۲ وہ امور جن سے قتل مباح ہوتا ہے یہ ہیں مرتد ہونا یا قصاص یا بیاہے ہوئے کا زنا بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مسلمان جو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دیتا ہو اس کا خون حلال نہیں مگر ان تین سببوں میں سے کسی ایک سبب سے یا تو بیاہے ہونے کے باوجود اس سے زنا سرزد ہوا ہو یا اس نے کسی کو ناحق قتل کیا ہو اور اس کا قصاص اسے پہنچتا ہو یا وہ دین چھوڑ کر مرتد ہو گیا ہو۔

تَعْقِلُونَ ﴿١٥١﴾ وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ
عقل ہو اور یتیموں کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر بہت اچھے طریقہ سے ف۱

حَتَّىٰ يَبْلُغَ أَشُدَّهُ ۚ وَأَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ ۖ لَا
جبتک وہ اپنی جوانی کو پہونچے ف۲ اور ناپ اور تول انصاف کیساتھ پوری کرو

نُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ۖ وَإِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوا وَلَوْ كَانَ
ہم کسی جان پر بوجھ نہیں ڈالتے مگر اسکے مقدور بھر اور جب بات کہو تو انصاف کی کہو اگرچہ تمہارے

ذَا قُرْبَىٰ ۖ وَبِعَهْدِ اللَّهِ أَوْفُوا ۚ ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ
رشتہ دار کا معاملہ ہو اور اللہ ہی کا عہد پورا کرو یہ تمہیں تاکید فرمائی کہ کہیں تم نصیحت مانو

تَذَكَّرُونَ ﴿١٥٢﴾ وَأَنَّ هَٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ ۖ
اور یہ کہ ف۳ یہ ہے میرا سیدھا راستہ تو اس پر چلو

وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ ۚ ذَٰلِكُمْ
اور اور راہیں نہ چلو ف۴ کہ تمہیں اس کی راہ سے جدا کر دیں گی یہ تمہیں

وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿١٥٣﴾ ثُمَّ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ
حکم فرمایا کہ کہیں تمہیں پرہیزگاری ملے پھر ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا فرمائی ف۵

تَمَامًا عَلَى الَّذِي أَحْسَنَ وَتَفْصِيلًا لِكُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى
پورا احسان کرنے کو اس پر جو نکوکار ہے اور ہر چیز کی تفصیل اور ہدایت

وَرَحْمَةً لَعَلَّهُمْ بِلِقَاءِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُونَ ﴿١٥٤﴾ وَهَٰذَا كِتَابٌ
اور رحمت کہ کہیں وہ ف۶ اپنے رب سے ملنے پر ایمان لائیں ف۷ اور یہ برکت والی کتاب

ع ١٩

أَنْزَلْنَاهُ مُبَارَكٌ فَاتَّبِعُوهُ وَاتَّقُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿١٥٥﴾
ف۸ ہم نے اتاری تو اس کی پیروی کرو اور پرہیزگاری کرو کہ تم پر رحم ہو

أَنْ تَقُولُوا إِنَّمَا أُنْزِلَ الْكِتَابُ عَلَىٰ طَائِفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا
کبھی کہو کہ کتاب تو ہم سے پہلے دو گروہوں پر اتری تھی ف۹

وَإِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغَافِلِينَ ﴿١٥٦﴾ أَوْ تَقُولُوا لَوْ أَنَّا أُنْزِلَ
اور ہمیں انکے پڑھنے پڑھانے کی کچھ خبر نہ تھی ف۱۰ یا کہو کہ اگر ہم پر

ف۱ جس سے اس کا فائدہ ہو
ف۲ اسوقت اس کا مال اس کے سپرد کردو
ف۳ ان دونوں آیتوں میں جو حکم دیا
ف۴ جو اسلام کے خلاف ہوں یہودیت ہو یا نصرانیت یا اور کوئی ملت
ف۵ توریت
ف۶ یعنی بنی اسرائیل
ف۷ اور بعث وحساب اور ثواب وعذاب اور دیدار الٰہی کی تصدیق کریں
ف۸ یعنی قرآن شریف جو کثیر الخیر اور کثیر النفع اور کثیر البرکۃ ہے اور قیامت تک باقی رہے گا اور تحریف وتبدیل ونسخ سے محفوظ رہے گا۔
منزل ٢
ف۹ یعنی یہود ونصاریٰ پر توریت اور انجیل
ف۱۰ کیونکہ وہ ہماری زبان ہی میں نہ تھی نہ ہمیں کسی نے اس کے معنی بتائے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم نازل فرما کر انکے اس عذر کو قطع فرمادیا۔

ہے ہماری ایک جماعت نے کہا تھا کہ یہود و نصاریٰ پر کتابیں نازل ہوئیں مگر وہ بدعقلی میں گرفتار رہے ان کتابوں سے منتفع نہ ہوئے

عَلَيْنَا الْكِتٰبُ لَكُنَّآ اَهْدٰى مِنْهُمْ ۚ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ

کتاب اُترتی تو ہم اُنسے زیادہ ٹھیک راہ پر ہوتے ف۱ تو تمہارے پاس تمہارے رب کی روشن دلیل

رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ

اور ہدایت اور رحمت آئی ف۲ تو اُس سے زیادہ ظالم کون جو اللہ کی آیتوں کو جھٹلائے

وَصَدَفَ عَنْهَا ۗ سَنَجْزِي الَّذِيْنَ يَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰيٰتِنَا سُوْٓءَ

اور اُن سے منہ پھیرے عنقریب وہ جو ہماری آیتوں سے منہ پھیرتے ہیں ہم اُنھیں

الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يَصْدِفُوْنَ ﴿۱۵۷﴾ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ

بُرے عذاب کی سزا دیں گے بدلا اُنکے منہ پھیرنے کا کاہے کے انتظار میں ہیں ف۳ مگر یہ کہ آئیں

تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ رَبُّكَ اَوْ يَاْتِيَ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ ۗ

اُن کے پاس فرشتے ف۴ یا تمہارے رب کا عذاب یا تمہارے رب کی ایک نشانی آئے ف۵

يَوْمَ يَاْتِيْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ

جس دن تمہارے رب کی وہ ایک نشانی آئے گی کسی جان کو ایمان لانا کام نہ دے گا

اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْٓ اِيْمَانِهَا خَيْرًا ۗ قُلِ انْتَظِرُوْٓا

جو پہلے ایمان نہ لائی تھی یا اپنے ایمان میں کوئی بھلائی نہ کمائی تھی ف۶ تم فرماؤ رستہ دیکھو ف۷

اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا

ہم بھی دیکھتے ہیں وہ جنھوں نے اپنے دین میں جدا جدا راہیں نکالیں اور کئی گروہ

لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ ۭ اِنَّمَآ اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا

ہوگئے ف۸ اے محبوب تمہیں اُن سے کچھ علاقہ نہیں اُنکا معاملہ اللہ ہی کے حوالہ ہے پھر وہ اُنھیں بتادے گا جو کچھ وہ

يَفْعَلُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ

کرتے تھے ف۹ جو ایک نیکی لائے تو اُسکے لیے اُس جیسی دس ہیں ف۱۰ اور جو بُرائی

بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۶۰﴾ قُلْ

لائے تو اُسے بدلا نہ ملے گا مگر اُسکے برابر اور اُن پر ظلم نہ ہوگا تم فرماؤ

اِنَّنِيْ هَدٰىنِيْ رَبِّيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۚ دِيْنًا قِيَمًا مِّلَّةَ

بیشک مجھے میرے رب نے سیدھی راہ دکھائی ف۱۱ ٹھیک دین ابراہیم کی ملت

ہم اُن کی طرح خفیف العقل اور نادان نہیں ہیں ہماری عقلیں صحیح ہیں ہماری عقل و ذہانت اور فہم و فراست ایسی ہے کہ اگر ہم پر کتاب اترتی تو ہم ٹھیک راہ پر ہوتے قرآن نازل فرماکر انکا یہ عذر بھی قطع فرمادیا چنانچہ آگے ارشاد ہوتا ہے۔

ف۲ یعنی یہ قرآن پاک جسمیں حجت واضحہ اور بیان صاف اور ہدایت و رحمت ہے۔

ف۳ جب وحدانیت و رسالت پر زبردست حجتیں قائم ہوچکیں اور اعتقادات کفر و ضلال کا بطلان ظاہر کردیا گیا تو اب ایمان لانے میں کیوں توقف ہے کیا انتظار باقی ہے ف۴ انکی ارواح قبض کرنیکے لیے ف۵ قیامت کی نشانیوں میں سے جمہور مفسرین کے نزدیک اس نشانی سے آفتاب کا مغرب سے طلوع ہونا مراد ہے ترمذی کی حدیث میں بھی ایسا ہی وارد ہے بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ قیامت قائم نہ ہوگی جبتک آفتاب مغرب سے طلوع نہ کرے اور جب وہ مغرب سے طلوع کریگا اور اُسے لوگ دیکھینگے توسب ایمان لائیں گے اور یہ ایمان نفع نہ دے گا

ف۶ یعنی طاعت

منزل ۲

نہ کی تھی معنی یہ ہیں کہ نشانی آنے سے پہلے جو ایمان نہ لائے نشانی کے بعد اسکا ایمان مقبول نہیں اسی طرح جو نشانی سے پہلے توبہ نہ کرے بعد نشانی کے اسکی توبہ مقبول نہیں لیکن جو ایماندار پہلے سے نیک عمل کرتے ہونگے نشانی کے بعد بھی اُنکے عمل مقبول ہونگے ف۷ ان میں سے کسی ایک کا یعنی موت کے فرشتوں کی آمد یا عذاب یا نشانی آنے کا ف۸ مثل یہود و نصاریٰ کے حدیث شریف میں ہے یہود اکہتر فرقے ہوگئے ان سے صرف ایک ناجی ہے باقی سب ناری اور نصاریٰ بہتر فرقے ہوگئے ایک ناجی باقی سب ناری اور میری اُمت تہتر فرقے ہوجائے گی وہ سب کے سب ناری ہونگے سوائے ایک کے. جو سواد اعظم یعنی بڑی جماعت ہے اور ایک روایت میں ہے کہ جو میری اور میرے اصحاب کی راہ پر ہے ف۹ اور آخرت میں اُنھیں اپنے کردار کا انجام معلوم ہو جائے گا ف۱۰ یعنی ایک نیکی کرنے والے کو دس نیکیوں کی جزا اور یہ بھی حد و نہایت کے طریقہ پر نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ جسکے لیے جتنا چاہے اس کی نیکیوں کو بڑھائے ایک کے سات سو کرے یا بے حساب عطا فرمائے اصل یہ ہے کہ نیکیوں کا ثواب محض فضل ہے یہی مذہب ہے اہل سنت کا اور بدی کی اتنی ہی جزا یہ عدل ہے ف۱۱ یعنی دین اسلام جو اللہ کو مقبول ہے۔

إِبْرٰهِيمَ حَنِيفًا ۚ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿١٦١﴾ قُلْ إِنَّ

جو ہر باطل سے جدا تھے اور مشرک نہ تھے ف۱ تم فرماؤ بیشک

صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ ﴿١٦٢﴾

میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ کیلئے ہے جو رب سارے جہان کا

لَا شَرِيكَ لَهُ ۚ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ ﴿١٦٣﴾ قُلْ

اُس کا کوئی شریک نہیں مجھے یہی حکم ہوا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں ف۲ تم فرماؤ

أَغَيْرَ اللّٰهِ أَبْغِي رَبًّا وَهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ۚ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ

کیا اللہ کے سوا اور رب چاہوں حالانکہ وہ ہر چیز کا رب ہے ف۳ اور جو کوئی کچھ کمائے وہ اسی کے ذمہ ہے

إِلَّا عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرٰى ۚ ثُمَّ إِلٰى رَبِّكُمْ مَرْجِعُكُمْ

اور کوئی بوجھ اُٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہ اُٹھائیگی ف۴ پھر تمہیں اپنے رب کی طرف پھرنا ہے

فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ﴿١٦٤﴾ وَهُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ

ف۵ وہ تمہیں بتادے گا جس میں اختلاف کرتے تھے اور وہی ہے جس نے زمین میں

خَلٰٓئِفَ الْأَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِيَبْلُوَكُمْ

تمہیں نائب کیا ف۶ اور تم میں ایک کو دوسرے پر درجوں بلندی دی ف۷ کہ تمہیں آزمائے

فِي مَا آتٰكُمْ ۗ إِنَّ رَبَّكَ سَرِيعُ الْعِقَابِ وَإِنَّهُ لَغَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿١٦٥﴾

ف۸ اس چیز میں جو تمہیں عطا کی بیشک تمہارے رب کو عذاب کرتے دیر نہیں لگتی اور بیشک وہ ضرور بخشنے والا مہربان ہے

ف۱ اس میں کفار قریش کا رد ہے جو گمان کرتے تھے کہ وہ دین ابراہیمی پر ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام مشرک و بت پرست نہ تھے تو بت پرستی کرنے والے مشرکین کا یہ دعویٰ کہ وہ ابراہیمی ملت پر ہیں باطل ہے

ف۲ اولیت یا تو اس اعتبار سے ہے کہ انبیاء کا اسلام اُن کی اُمت پر مقدم ہوتا ہے یا اس اعتبار سے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اول مخلوقات ہیں تو ضرور اول المسلمین ہوئے

ف۳ شانِ نزول کفار نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ آپ ہمارے دین کی طرف لوٹ آئیے اور ہمارے معبودوں کی عبادت کیجیے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ولید ابن مغیرہ کہتا تھا کہ میرا رستہ اختیار کرو اس میں اگر کچھ گناہ ہے تو میری گردن پر اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ وہ رستہ باطل ہے خدا شناس کس طرح گوارا کر سکتا ہے کہ اللہ کے سوا کسی اور کو رب بتائے اور یہ بھی باطل ہے کہ کسی کا گناہ دوسرا اُٹھا سکے۔

منزل ۲

ف۴ ہر شخص اپنے گناہوں میں ماخوذ ہوگا دوسرے کے گناہ میں نہیں

ع ۲۰ ۱۱

ف۵ روز قیامت

ف۶ کیونکہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں آپ کے بعد کوئی نبی نہیں اور آپ کی اُمت آخر الامم ہے اس لیے انکو زمین میں پہلوں کا خلیفہ کیا کہ اس کے مالک ہوں اور اس میں تصرف کریں ف۷ شکل و صورت میں حسن و جمال میں رزق و مال میں علم و عقل میں قوت و کمال میں ف۸ یعنی آزمائش میں ڈالے کہ تم نعمت و جاہ و مال پاکر کیسے شکر گزار رہتے ہو اور باہم ایک دوسرے کے ساتھ کس قسم کے سلوک کرتے ہو

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا (قیامت کے دن جنت سے) ایک پکارنے والا پکارے گا اے سورۂ انعام کے پڑھنے والے سورۂ انعام اوراس کی تلاوت سے محبت رکھنے کے بدلے تم جنت میں آجاؤ۔(در منثور، ص:۳، ج:۲، دیلمی)

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں سورۂ انعام نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر یک بارگی نازل ہوئی اس وقت میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اونٹنی کی لگام تھامے ہوئے تھی اس سورہ کے وزن سے اونٹنی کی ہڈیاں جیسے ٹوٹی جارہی تھیں۔

(در منثور، ج:۳، ص:۲/ کنز العمال ص:۱۴۳، ج:۱)

ماخوذ: فضائل قرآن، مطبوعہ المجمع الاسلامی، مبارک پور